Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 14

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

2 جمادی اوّل 1432 ہجری قمری ۔ 7 شہادت 1390 ہش ۔ 7 اپریل 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہر یک چیز جو زمین میں موجود ہے اور زمین سے نکلتی ہے وہ معرض فنا میں ہے یعنی دمبدم فنا کی طرف میل کر رہی ہے۔ مطلب یہ کہ ہر یک جسم خاکی کو نابود ہونے کی طرف ایک حرکت ہے اور کوئی وقت اس حرکت سے خالی نہیں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام

کُلُّ مَنۡ عَلَیۡہَا فَانٍ ۝ وَّیَبۡقٰی وَجۡہُ رَبِّکَ ذُوالۡجَلٰلِ وَالۡاِکۡرَامِ ۝

(سورۃ رحمٰن آیت: ۲۷۔۲۸)

ترجمہ: ہر چیز جو اس پر ہے فانی ہے۔ مگر تیرے رب کا جاہ و حشم باقی رہے گا جو صاحبِ جلال و اِکرام ہے۔
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اِن آیات کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:۔

’’ہر یک چیز جو زمین میں موجود ہے اور زمین سے نکلتی ہے وہ معرض فنا میں ہے یعنی دمبدم فنا کی طرف میل کر رہی ہے۔ مطلب یہ کہ ہر یک جسم خاکی کو نابود ہونے کی طرف ایک حرکت ہے اور کوئی وقت اس حرکت سے خالی نہیں۔ وہی حرکت بچہ کو جوان کر دیتی ہے اور جوان کو بڈھا اور بڈھے کو قبر میں ڈال دیتی ہے اور اس قانونِ قدرت سے کوئی باہر نہیں۔ خدائے تعالیٰ نے فَانٍ کا لفظ اختیار کیا یَفۡنِی نہیں کہا تا معلوم ہو کہ فنا ایسی چیز نہیں کہ کسی آئندہ زمانہ میں یک دفعہ واقعہ ہوگی بلکہ سِلسلہ فنا کا ساتھ ساتھ جاری ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۹۔۶۲۰)

’’جیسا کہ اب اسباب ظاہر اور مسبّب پوشیدہ ہے اس (دُنیا کے فنا کرنے کے۔ ناقل) وقت مسبّب ظاہر اور اسباب زاویۂ عدم میں چھپ جائیں گے اور ہر یک چیز اس کی طرف رجوع کر کے تجلیاتِ قہریہ میں مخفی ہو جائے گی اور ہر یک چیز اپنے مکان اور مرکز کو چھوڑ دے گی اور تجلیاتِ الٰہیہ اسکی جگہ لیں گی اور علل ناقصہ کے فنا اور انعدام کے بعد علّتِ تامہ کاملہ کا چہرہ نمودار ہو جائے گا۔ اِسی کی طرف اشارہ ہے کُلُّ مَنۡ عَلَیۡہَا فَانٍ۔ وَّیَبۡقٰی وَجۡہُ رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِکۡرَامِ۔ لِمَنِ الۡمُلۡکُ الۡیَوۡمَ ط لِلّٰہِ الۡوَاحِدِ الۡقَھَّار (سورۃ المؤمن: ۱۷)‘‘

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۵۳ حاشیہ در حاشیہ)

’’خدا تعالیٰ نے جو اپنی ذات میں واحد ہے تمام اشیاء کو شیئ واحد کی طرح پیدا کیا ہے تا وہ موجود واحد کی وحدانیت پر دلالت کریں۔ سو خدا تعالیٰ نے اسی وحدانیت کے لحاظ سے اور نیز اپنی قدرتِ غیر محدودہ کے تقاضہ سے استحالات کا مادہ ان میں رکھا ہے اور بجز اُن رُوحوں کے جو اپنی سعادت اور شقاوت میں خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا (سورۃ النساء: ۱۷۰) کے مصداق ٹھہرائے گئے ہیں اور وعدۂ الٰہی نے ہمیشہ کے لئے ایک غیر متبدل خلقت اُن کے لئے مقرر کر دی ہے باقی کوئی چیز مخلوقات میں سے استحالات سے بچی ہوئی معلوم نہیں ہوتی بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو ہر وقت ہر یک جسم میں استحالہ اپنا کام کر رہا ہے یہاں تک کہ عِلمِ طبعی کی تحقیقاتوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تین برس تک اِنسان کا جسم بدل جاتا ہے اور پہلا جسم ذرّات ہو کر اُڑ جاتا ہے مثلاً اگر پانی ہے یا آگ ہے تو وہ بھی استحالہ سے خالی نہیں۔ اور دو طور کے استحالے اُن پر حکومت کر رہے ہیں ایک یہ کہ بعض اجزاء نکل جاتے ہیں اور بعض اجزاء جدیدہ آ ملتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جو اجزاء نکل جاتے ہیں وہ اپنی استعداد کے موافق دوسرا جنم لے لیتے ہیں۔ غرض اِس فانی دُنیا کو استحالات کے چرخ پر چڑھائے رکھنا خدا تعالیٰ کی ایک سنّت ہے۔‘‘

(برکات الدّعا صفحہ: ۲۳، ۲۴ حاشیہ)

’’ہر یک چیز فنا ہونے والی ہے اور ایک ذات تیرے ربّ کی رہ جائے گی۔‘‘ (ست بچن صفحہ: ۱۰۷)

’’ہر ایک چیز معرضِ زوال میں ہے اور جو باقی رہنے والا ہے وہ خدا ہے جو جلال والا اور بزرگی والا ہے۔ اَب دیکھو کہ اگر ہم فرض کر لیں کہ ایسا ہو کہ زمین ذرّہ ذرّہ ہو جائے اور اجرامِ فلکی بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور ان پر معدوم کرنے والی ایک ایسی ہوا چلے جو تمام نشان ان چیزوں کے مٹا دے۔ مگر پھر بھی عقل اس بات کو مانتی اور قبول کرتی ہے بلکہ صحیح کانشنس اِس کو ضرور سمجھتا ہے کہ اس تمام نیستی کے بعد بھی ایک چیز باقی رہ جائے گی جس پر فنا طاری نہ ہو اور تبدّل اور تغیر کو قبول نہ کرے اور اپنی پہلی حالت پر باقی رہے۔ پس وہ وہی خدا ہے جو تمام فانی صورتوں کو ظہور میں لایا اور خود فنا کی دست بُرد سے محفوظ رہا۔‘‘

(اِسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ: ۵۶، ۵۷)

’’ہر یک وجود ہلاک ہونے والا اور تغیر پذیر ہے اور وہ جو باقی رہنے والا ہے وہی خدا ہے یعنی ہر ایک چیز فنا قبول کرتی ہے اور تغیر قبول کرتی ہے مگر انسانی فطرت اِس بات کے ماننے کے لئے مجبور ہے کہ اس تمام عالَمِ اَرضی اور سماوی میں ایک ایسی ذات بھی ہے کہ جب سب پر فنا اور تغیر وارد ہو اُس پر تغیر اور فنا وارد نہیں ہوگی وہ اپنے حال پر باقی رہتا ہے۔ وہی خدا ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت صفحہ: ۸۹، ۹۰)

’’کُلُّ مَنۡ عَلَیۡہَا فَانٍ یعنی ہر ایک جو زمین پر ہے آخر مرے گا پس... ہر ایک چیز کے لئے بجز اپنی ذات کے موت ضروری ٹھہرادی۔‘‘ (چشمۂ معرفت صفحہ: ۱۵۷)

’’خدا تعالیٰ قدیم سے خالق چلا آتا ہے لیکن اس کی وحدت اِس بات کو بھی چاہتی ہے کہ کسی وقت سب کو فنا کر دے کُلُّ مَنۡ عَلَیۡہَا فَانٍ سب جو اس پر ہیں فنا ہو جانے والے ہیں خواہ کوئی وقت ہو۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ وقت کب آئے گا مگر ایسا وقت ضرور آنے والا ہے۔ یہ اس کے آگے ایک کرشمۂ قدرت ہے وہ چاہے پھر خلقِ جدید کر سکتا ہے تمام آسمانی کتابوں سے ظاہر ہے کہ ایسا وقت ضرور آنے والا ہے۔‘‘

(بدر جلد ۶ نمبر ۹ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ: ۴)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

سلسلہ کے دیرینہ خادم
محترم ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب مرحوم و مغفور

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے کل نفس ذائقة الموت ہر ایک انسان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔موت انسانی زندگی کا سب سے بڑا سچ ہے اور کسی انسان کو اس سے انکار کی جرأت نہیں ہوسکتی۔ ہر شخص جو دنیا میں پیدا ہوا ہے وہ ایک دن خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگا۔سوائے خدا تعالیٰ کی ہستی کے اور کسی چیز کو فنا سے رہائی نہیں۔ قرآن مجید نے اس ابدی صداقت کی طرف اس طرح اشارہ فرمایا ہے کہ کل من علیھا فان ۝ ویبقی وجه ربک ذوالجلل والا کرام۔ (سورہ الرحمٰن ۲۷۔۲۸) یعنی ہر چیز جو اس پر ہے فانی ہے مگر تیرے رب کا جاہ و حشم باقی رہے گا جو صاحبِ جلال و اِکرام ہے۔

احباب کو علم ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے دیرینہ خادم مکرم و محترم ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب مرحوم و مغفور مورخہ ۲۰ مارچ ۲۰۱۱ء کو ۶:۳۰ بجے صبح امرتسر کے Escort ہسپتال میں انتقال فرما گئے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مکرم و محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے آپ کی نماز جنازہ اُسی دن رات ۹:۳۰ بجے پڑھائی۔نماز جنازہ میں دو ہزار سے زائد افراد قادیان اور ہندوستان کی مختلف جماعتوں سے شریک ہوئے۔ایک لمبی قطار تھی جو سلسلہ کے اس دیرینہ خادم کے آخری دیدار کیلئے لگی ہوئی تھی۔آپ کی تدفین قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ قادیان میں کی گئی۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور کا آبائی وطن حیدر آباد دکن تھا۔آپ کا خاندان سلسلہ کا دیرینہ خدمت گار خاندان رہا ہے اور اپنی خدمات میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ڈاکٹر صاحب مرحوم گوناگوں صفات کے حامل تھے۔جن میں سب سے بڑی خصوصیت توکل علی اللہ اور نمازوں کی وقت پر ادائیگی خاص تھی۔آپ جہاں بھی رہے اوّل وقت پر نمازوں کی ادائیگی کا خصوصی خیال رکھتے تھے۔قادیان کا ہر شخص اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ باوجود آپ کا گھر "بیت الاحسان" مسجد مبارک سے کچھ دوری پر تھا مگر گرمی، سردی، برسات ہر حال میں آپ اوّل وقت میں نماز کیلئے مسجد مبارک باقاعدگی سے جایا کرتے تھے۔راستے میں ایک جگہ اندھیرہ آتا ہے اس کے لئے خاص طور پر آپ مغرب وعشاء اور فجر کی نماز میں گھر سے ٹارچ ساتھ لیکر نکلا کرتے تھے کہ راستہ میں پیرانہ سالی کی وجہ سے چوٹ نہ لگ جائے۔عموماً مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا کرنے کے بعد اپنے دفتر دارالمسیح میں تشریف لے جایا کرتے تھے تاکہ عشاء کی نماز پڑھ کر واپس تشریف لائیں۔اور اسی دوران عموماً ذکر الٰہی و فکر میں وقت گزارتے تھے۔

خاکسار کو مرحوم و مغفور کی صحبت سے متعدد بار فیض حاصل کرنے کا موقع ملا ہے۔سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان چاند سورج گرہن پر موصوف نے متعدد تقاریر مختلف جماعتی تقاریب میں کیں۔اور خصوصاً ۱۹۹۴ء میں اس نشان کے سو سال پورے ہونے پر آپ کو نمایاں تحقیقی کام کرنے کا موقع ملا۔یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ باوجود ۱۹۹۴ء تک ہی آپ نے اپنی تحقیق کو انتہاء عروج تک پہنچا دیا تھا مگر اس کے بعد بھی اس میں اضافے اور نئے نئے نکات پیش کیا کرتے تھے۔خاکسار کو چونکہ بنارس ہندو یونیورسٹی سے سنسکرت زبان میں شاستری کرنے کا موقع ملا ہے اس لئے خصوصاً خاکسار کی اس طرف رہنمائی فرماتے کہ ہندو مذہب کی کتب کی روشنی میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نشان پر ابھی تک جماعت میں زیادہ لٹریچر تیار نہیں ہوا ہے۔آپ اس طرف کوشش کریں اور جو حوالہ جات جماعت کے لٹریچر میں اس نشان کے تعلق سے ملتے ہیں اُن کو از سر نو دوبارہ چیک کرنے کی نصیحت فرماتے تھے۔

محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ قادیان نے 2010 میں خاکسار کو جامعہ احمدیہ قادیان میں نگران نمائش کی ذمہ داری سونپی تھی۔اس سال بڑی کوشش سے جامعہ احمدیہ کی ٹیم نے چند کتب دہلی بک فیئر سے حاصل کیں۔جن کے حوالہ جات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الاراء تصنیف "مسیح ہندوستان میں" بیان فرمائے ہیں۔اس نمائش میں ان حوالہ جاتی کتب کو بطور خاص پیش کیا گیا۔مکرم و محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان خصوصًا جامعہ احمدیہ کی تقریب کے بعد نیچے ہال میں تشریف لائے اور ان کتب کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مزید کتب بھی جلد از جلد جامعہ احمدیہ میں آنی چاہئے۔تاکہ نئی نسل اس بات کو دیکھے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں مطالعہ کو کس قدر عروج تک پہنچا دیا تھا۔

آپ کو سالہا سال تک جلسہ سالانہ قادیان میں تقاریر کا موقع ملتا رہا اور خصوصاً آپ کا موضوع "ہستی باری تعالیٰ" ہوا کرتا تھا۔آپ کا انداز بیان ایک الگ نرالی شان کا ہوا کرتا تھا۔سورہ فاتحہ کی تلاوت اپنی تقاریر سے قبل ایک مخصوص انداز میں کیا کرتے تھے کہ تقریر سننے والا تقریر کی طرف متوجہ ہو جاتا تھا۔آپ کے استدلال کا طریق

ہجوم مشکلات سے نجات حاصل کرنے کا طریق

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِک نہ اِک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے — چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
چھوڑنی ہوگی تجھے دُنیائے فانی ایک دن — ہر کوئی مجبور ہے حُکمِ خدا کے سامنے
مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا — رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے
بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو — مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کُشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر — کر بیاں سب حاجتیں حاجب روا کے سامنے
چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دُوئی — سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے
چاہئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار — ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

(درثمین صفحہ 193، مطبوعہ قادیان)

بلند و بالا اور جاذب ہوا کرتا تھا۔نموتاً ایک عبارت درج کی جارہی ہے۔

"یہ ساری دنیا اور ہم سب ہمیشہ سے نہیں ہیں۔زمین اور آسمان کو سورج چاند ستاروں کو ساری کائنات کو ہم سب کو جس نے پیدا کیا وہ ہمارا خدا ہے۔اس کا ذاتی نام اللہ ہے۔اردو میں ہم خدا کہتے ہیں۔خدا کے معنے ہیں خود آ۔یعنی وہ ایسا وجود ہے جسے کسی نے پیدا نہیں کیا بلکہ ہمیشہ سے خود بخود چلا آتا ہے۔ایک وقت تھا جب کہ صرف اللہ تھا اس کے سوا کچھ نہیں تھا۔اس نے سب کچھ پیدا کیا اور ہر چیز کو بنایا وہ نہایت عظیم الشان بڑی قدرتوں والا ہے۔وہ بہت بلند شان والا ہے اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔تعالیٰ کے معنے ہیں بلند۔اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے۔اور تمام خوبیاں پورے کمال کے ساتھ اس میں پائی جاتی ہیں۔اس نے ہم کو اور کائنات کو فضول بغیر کسی مقصد کے پیدا نہیں کیا بلکہ اس مقصد سے پیدا کیا ہے کہ ہم اس کو پہچانیں۔اس کی عبادت کریں اور ترقی کریں اور اس کی پاک صفات کو اپنائیں۔" (بحوالہ تقریر جلسہ سالانہ 1998 بعنوان ہمارا خدا)

جلسہ سالانہ ۲۰۱۰ء میں باوجود پیرانی سالی کے آپ کی ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر تقریر تھی، جس کے لئے آپ نے معجزہ شق القمر کو موضوع بحث بنایا تھا اور اس پر تیاری بھی کر لی تھی مگر صحت کی خرابی کی وجہ سے تقریر نہ کر سکے۔اس تقریر کی تیاری کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مایہ ناز تصنیف "سرمہ چشمہ آریہ" میں موجود حوالہ بابت شق القمر کی تحقیق کیلئے آپ نے بہت کوشش کی تھی اور بار بار خاکسار کو بھی نصیحت فرماتے کہ یہ حوالے ہمیں جلد از جلد اصل کتاب کے ساتھ تلاش کرنے چاہئیں۔

آپ کی ساری زندگی نمونہ تھی۔آپ میں خلافت سے اطاعت اور وابستگی کا ایک نمایاں وصف تھا۔خلیفہ وقت کی طرف سے جب کوئی حکم ملتا تو فوراً اُس کی تکمیل کیلئے رات دن جٹ جاتے۔۲۰۱۰ء میں مدراس میں ایک انگریزی اخبار میں مشہور سائنس دان سٹیفن ہاپکنس کا مضمون اس بارے میں شائع ہوا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تخلیق نہیں کی ہے۔آپ کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جواب دینے کا ارشاد موصول ہوا۔اس حکم کی تکمیل میں آپ نے جو جواب لکھا اسے نہ صرف اخبار مذکورہ کو رجسٹری بھجوایا بلکہ جامعہ احمدیہ قادیان میں ایک سیمینار کر کے آپ نے تمام طلباء کو تفصیلاً اپنے جواب سے اطلاع دی اور اس بات کی طلباء کو تلقین کی کہ ہمیں قرآن مجید کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ سائنس کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ دنیا کے سامنے قرآن مجید کی صداقت عیاں ہو۔

آپ کی ساری زندگی خدمت اسلام کیلئے وقف تھی۔اور آپ کی شخصیت سے ہی تعلق باللہ کا اظہار ہوتا تھا۔آپ کی زندگی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل اقتباس کی عملی تصویر تھی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"مرنا تو ہر ایک نے ہی ہے اور اس جان نے ایک دن اس قالب کو چھوڑنا ضرور ہے مگر کیا عمدہ موت وہ ہے جو خدمت دین میں کام آوے"۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۴۸۴)

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات میں بلندی عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں نمایاں مقام عطا فرمائے۔آپ کی وفات کے بعد دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے جماعت احمدیہ بھارت میں جو ایک خلاء پیدا ہوا ہے اس کے پُر کرنے کے سامان جلد از جلد پیدا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

خطبہ جمعہ

میرے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر اگر کوئی ہاتھ ڈالنے کی ہلکی سی بھی کوشش کرے گا تو وہ خدا تعالیٰ کے اس فرمان کہ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِ یْنَ۔ (یقیناً ہم استہزاء کرنے والوں کے مقابل پر تجھے بہت کافی ہیں) کی گرفت میں آجائے گا اور اپنی دنیا و آخرت برباد کرلے گا۔

ہمارا کام جو ہمیں ضرور ہی کرنا چاہئے، وہ یہی ہے کہ یہ دجل اور افتراء جس کے ذریعہ سے قوموں کو اسلام کی نسبت بدظن کیا گیا ہے، اُس کو جڑ سے اکھاڑ دیں۔ یہ کام سب کاموں پر مقدم ہے

سچی ہمدردی اسلام کی اور سچی محبت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی میں ہے کہ ہم ان افتراؤں سے اپنے مولیٰ و سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا دامن پاک ثابت کر کے دکھلائیں۔

ہم زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبیؐ پر، جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے، ناپاک حملے کرتے ہیں۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کے لئے عملی غیرت کے شاندار نمونوں اور ناموس رسولؐ کے قیام کے لئے جلیل القدر مساعی کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 21/جنوری 2011ء بمطابق 21/صلح 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

آج کل پریس اور دوسرا الیکٹرونک میڈیا، انٹرنیٹ وغیرہ جو ہے، اس پر مسلم اور غیر مسلم دنیا میں ایک موضوعِ بڑی شدت سے موضوعِ بحث بنا ہوا ہے اور یہ ہے ناموسِ رسالت کی پاسداری یا توہینِ رسالت کا قانون۔ ایک سچے مسلمان کے لئے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اس کے لئے سخت بے چینی کا باعث ہے کہ کسی بھی رسول کی، کسی بھی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی اہانت کی جائے اور اس کی ناموس پر کوئی حملہ کیا جائے۔ اور جب خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیا کی ذات کا سوال ہو جنہیں خدا تعالیٰ نے افضل الرسل فرمایا ہے تو ایک حقیقی مسلمان بے چین ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی گردن تو کٹوا سکتا ہے، اپنے بچوں کو اپنے سامنے قتل ہوتے ہوئے تو دیکھ سکتا ہے، اپنے مال کو لٹتے ہوئے دیکھ سکتا ہے لیکن اپنے آقا و مولیٰ کی توہین تو ایک طرف، کوئی ہلکا سا ایسا لفظ بھی نہیں سن سکتا جس میں سے کسی قسم کی بے ادبی کا ہلکا سا بھی شائبہ ہو۔

بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا مسلم دنیا میں، خاص طور پر پاکستان میں بعض حالات کی وجہ سے یہ موضوع بڑا نازک موڑ اختیار کر گیا ہے اور اس وجہ سے دنیا کی نظریں آج کل پاکستان پر گڑی ہوئی ہیں۔ علاوہ اور بہت ساری وجوہات کے یہ ایک بہت بڑی وجہ ہے۔ اور مغربی ممالک کے بعض سربراہان بھی اور پوپ بھی اس حوالے سے پاکستان کی حکومت سے مطالبات کر رہے ہیں۔ آج کل یہ مغربی یا ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک پریس میں مسلمانوں کو اور اسلام کو ایک بھیانک، شدت پسند، عدمِ برداشت سے پُر گروہ اور مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں اور دنیا میں پاکستان، افغانستان یا بعض اور مسلم ممالک کی مثالیں اس حوالے سے بہت زیادہ دی جانے لگی ہیں۔ بہر حال مَیں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑ رہا کہ ناموسِ رسالت کے قانون کی مسلمانوں کے نزدیک کتنی اہمیت ہے؟ اور اس کی کیا قانونی شکل ہونی چاہئے؟ یا اس حوالے سے غیر مسلم دنیا کیا فوائد حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے؟ اور بعض حالات میں مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہی ہے۔

مَیں تو آج صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر اگر کوئی ہاتھ ڈالنے کی ہلکی سی بھی کوشش کرے گا تو وہ خدا تعالیٰ کے اس فرمان کہ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِ یْنَ (الحجر: 96)۔ یقیناً ہم استہزاء کرنے والوں کے مقابل پر تجھے بہت کافی ہیں، کی گرفت میں آجائے گا اور اپنی دنیا و آخرت برباد کرلے گا۔ میرے آقائے دو جہانؐ کا مقام تو یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ آپ کی عزت و مرتبے کی ہر آن اس طرح حفاظت فرما رہا ہے کہ جس تک دنیا والوں کی سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی۔ آپ ا کے مقام، آپ ا کے مرتبے، آپؐ کی عزت کو ہر لحہ بلند تر کرتے چلے جانے کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں یوں فرمایا ہے۔ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ (الاحزاب:57) کہ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے سارے فرشتے نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں۔ پس یہ ہے وہ مقام جو صرف اور صرف آپؐ کو ملا ہے۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو کسی اَور نبی کی شان میں استعمال نہیں ہوئے۔ اور اس مقام کو اس زمانے میں سب سے زیادہ آنحضرتؐ کے عاشقِ صادق نے سمجھا ہے اور ہمیں بتایا ہے۔ آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔ آپ نے ہر قسم کی بد تحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:57)۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم درود و سلام بھیجو نبی پر"۔

فرمایا کہ: "اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسولِ اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپؐ کے اعمالِ صالحہ کی تعریف تحدید سے بیروں تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ ا کی روح میں وہ صدق و صفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 23-24 مطبوعہ ربوہ)

پس آج یہ صدق و وفا ہے جس کا اُسوہ ہمارے سامنے آنحضرتؐ نے قائم فرمایا ہے۔ یہ صدق و وفا کا تعلق آنحضرت ا نے کس سے دکھایا؟ یہ تعلق اپنے پیدا کرنے والے خدا سے دکھایا۔ پس اگر ہم نے آنحضرت ا کی پیروی کرنی ہے اور آپؐ کی اُمّت کے ان افراد میں شامل ہونا ہے جو مومن ہونے کا حقیقی حق ادا کرنے والے ہیں تو پھر ہمیں صدق و وفا کے ساتھ اُن باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے جن کا حکم ہمیں خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ اپنی زبانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے تَر رکھنا ہے تا کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکیں، تا کہ ہم

اُن برکتوں سے فیض پاسکیں جو اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبی کے ساتھ وابستہ ہیں۔جیسا کہ آنحضرتؐ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ آپ کے اعمالِ صالحہ کی تعریف تمام حدود وقیود سے باہر تھی۔ اس لئے آپؐ کو یہ مقام ملا کہ اللہ اور اس کے فرشتے آپؐ پر درود بھیجتے ہیں۔اور اس لئے مومنوں کو بھی حکم ہے کہ درود بھیجیں اور درود بھیجتے ہوئے اُن احسانات کو سامنے رکھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر کئے۔ہمیں ایک ایسے دین سے آگاہ کیا جو خدا تعالیٰ سے ملانے والا ہے۔ ہمارے سامنے وہ اخلاق رکھے جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں۔ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی غیرت اور توحید کے قیام کے لئے نمونے قائم کئے تو عبدِ کامل بن کر عبادتوں کے حق بھی ادا کئے۔اللہ تعالیٰ کی خشیت کا اعلیٰ نمونہ ہمارے سامنے قائم فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وشکر کا بے مثال اسوہ بھی ہمارے سامنے پیش فرمایا۔قرآنِ کریم میں خدا تعالیٰ نے مومنوں کو ہر حالت میں سچائی پر چلنے، امانت ودیانت کا حق ادا کرنے، اپنے عہدوں کو پورا کرنے، رحمی رشتوں کا پاس کرنے، مخلوقِ خدا کی ہمدردی اور اُن سے محبت اور شفقت کا سلوک کرنے، صبر اور حوصلہ دکھانے، عفو کا سلوک کرنے، عاجزی اور انکساری دکھانے اور ہر حالت میں خدا تعالیٰ پر توکل کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کے علاوہ بہت سارے احکامات ہیں تو اس کی اعلیٰ ترین مثالیں بھی آپؐ نے ہمارے سامنے قائم فرمائیں۔پس مومن کا یہ فرض ہے کہ جب اپنے سید ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو ان نمونوں کو قائم کرنے کی کوشش کرے، تب اُس صدق ووفا کا اظہار ہوگا جو ایک مومن اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتا ہے۔اور پھر آپ کے واسطے سے خدا تعالیٰ سے صدق ووفا کا یہ تعلق ہے۔اور جب یہ ہوگا تو پھر ہی آنحضرتؐ پر بھیجا جانے والا درود، وہ درود کہلائے گا جو شکر گزاری کے طور پر ہوگا۔

یہ ہے ایک مومن کا آنحضرتؐ سے عشق ووفا کا تعلق۔ یہ ہے آنحضرتؐ کی ناموسِ رسالت کہ غیر کا منہ بند کرنے کے لئے ہم اسوہِ رسولؐ پر عمل کرنے کی کوشش کریں، نہ کہ اپنے ذاتی مفاد حاصل کرنے کے لئے انصاف کی دھجیاں اڑائیں اور غیر کو اپنے اوپر انگلی اٹھانے کا موقع دیں۔اور صرف اپنے اوپر ہی نہیں بلکہ اپنے عملوں کی وجہ سے اپنے پیارے آقا سید المعصومینؐ کے متعلق دشمن کو بیہودہ گوئی یا کسی بھی قسم کے ادب سے گرے ہوئے الفاظ کہنے کا موقع دیں۔اگر مخالفینِ اسلام کو ہماری کسی کمزوری کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ بھی کہنے کا موقع ملتا ہے تو ہم بھی گناہگار ہوں گے۔ ہماری بھی جواب طلبی ہوگی کہ تمہارے فلاں عمل نے دشمن کو یہ کہنے کی جرأت دی ہے۔کیا تم نے یہی سمجھا تھا کہ صرف تمہارے کھوکھلے نعروں اور بے عملی کے نعروں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کا اظہار ہو جائے گا یا تم پیار کا اظہار کرنے والے بن سکتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں۔اللہ تعالیٰ تو عمل چاہتا ہے۔پس مسلمانوں کے لئے یہ بہت بڑا خوف کا مقام ہے۔باقی جہاں تک دشمن کے بغضوں، کینوں اور اس وجہ سے میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی بھی قسم کی دریدہ دہنی کا تعلق ہے ،استہزاء کا تعلق ہے اُس کا اظہار، جیسا مَیں نے بتایا، اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر فرما دیا ہے کہ ان لوگوں کے لئے مَیں کافی ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے وہ روشنی دکھائی ہے کہ جس کے لئے ایک احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا بھی شکر گزار ہے اور ہونا چاہئے۔اگر آپ ہمیں صحیح راستہ نہ دکھاتے تو ہمارا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کا اظہار صرف ظاہری قانونوں اور جلسے جلوسوں تک ہی ہوتا۔اس درود میں جب ہم آلِ محمدؐ کہتے ہیں تو آنحضرتؐ کے پیارے مہدی کا تصور بھی ابھرنا چاہئے جس نے اس زمانے میں ہماری رہنمائی فرمائی۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعض تحریرات پیش کرتا ہوں جس سے ظاہر ہوگا کہ آنحضرتؐ کے اعلیٰ ترین مقام کو جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے سمجھا ہے اور دیکھا ہے، وہ کیا ہے؟ یقیناً یہ آپ ہی کا حصہ ہے جو اس سے ہمیں آگاہی فرمائی۔آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو۔وہ ملائکہ میں نہیں تھا۔نجوم میں نہیں تھا۔قمر میں نہیں تھا۔آفتاب میں بھی نہیں تھا۔وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔صرف انسان میں تھا۔یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید ومولیٰ سید الانبیاء

سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں‘‘ (اس اسوہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں) ’’اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی، نبی، امی، صادق، مصدوق، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی‘‘۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن۔جلد5۔صفحہ 160 تا 161)

پھر اس عاشقِ صادق کے عشقِ رسول میں فنا ہونے اور دلی جذبات کے اظہار کا ایک اور نمونہ بھی دیکھیں۔ آپ فرماتے ہیں:

’’مَیں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔وہ توحید جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اُس کو دُنیا میں لایا۔اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین وآخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مُرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذُرّیّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے؟ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اُس کے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔اس آفتاب ہدایت کی شعاع دُھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم مُنوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن۔جلد22۔صفحہ 118-119)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

’’ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مُرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس کے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی‘‘۔ (سراج منیر۔روحانی خزائن۔جلد12۔صفحہ 82)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کُل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے، سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی، ہرگز نہ کر سکتے۔اُن میں وہ دل اور وہ قوت نہ تھی جو ہمارے نبیؐ کو ملی تھی۔اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوء ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افترا کرے گا۔مَیں نبیوں کی عزّت اور حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں۔لیکن نبی کریمؐ کی فضیلت کُل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم ہے اور میرے رگ وریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔ بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے‘‘۔ (ملفوظات۔جلد اول۔صفحہ 420۔مطبوعہ ربوہ)

آپ فرماتے ہیں:

’’نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اُس کے غیر کو اُس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔اور آسمان کے نیچے نہ اُس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کیلئے زندہ ہے‘‘۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن۔جلد19۔صفحہ 13-14)

پھر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ ہمیش کی زندگی کی تعریف کرتے ہوئے کہ آپؐ کی یہ زندگی کس طرح کی ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ عجیب بات ہے کہ دنیا ختم ہونے کو ہے مگر اس کامل نبی کے فیضان کی شعاعیں اب تک ختم نہیں ہوئیں۔اگر خدا کا کلام قرآنِ شریف مانع نہ ہوتا‘‘، (یعنی اس کی وجہ سے کوئی روک نہ ہوتی) ’’تو فقط یہی نبی تھا جس کی نسبت ہم کہہ سکتے تھے کہ وہ اب تک مع جسمِ عنصری زندہ آسمان پر موجود ہے کیونکہ ہم اس کی زندگی کے صریح آثار پاتے ہیں۔اس کا دین زندہ ہے۔اس کی پیروی کرنے والا زندہ ہو جاتا ہے۔اور اس کے ذریعہ سے زندہ خدا مل جاتا ہے۔ہم نے دیکھ لیا ہے کہ خدا اُس سے اور اُس کے دین سے اور اُس کے محبّ سے محبت کرتا ہے۔اور یاد رہے کہ درحقیقت وہ زندہ ہے اور آسمان پر سب سے اُس کا مقام برتر ہے۔لیکن یہ جسمِ عنصری جو فانی ہے یہ نہیں ہے بلکہ ایک اور نورانی جسم کے ساتھ جو لازوال ہے اپنے خدائے مقتدر کے پاس آسمان پر ہے‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن۔جلد22۔صفحہ 119-118 حاشیہ)

پس اگر کوئی انصاف کی نظر سے دیکھے تو یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے آنحضرتؐ کے مقام کو پہچانا ہے، کوئی بھی نہیں پہچان سکتا۔اور آپ ہی وہ مردِ مجاہد تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملے کی صورت میں سب سے پہلے مؤثر آواز بلند کی۔

1897ء میں جب پادریوں کی طرف سے مشن پریس گوجرانوالہ میں اسلام کے ردّ میں ایک کتاب شائع ہوئی اور اس میں آنحضرتؐ کی ذات کے بارہ میں انتہائی دریدہ دہنی کی گئی اور مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی کوشش

کی گئی اور پھر مسلمانوں کا دل دکھانے کے لئے ایک ہزار کاپی اس کتاب کی علماء اور مسلمان لیڈروں کو مفت تقسیم کی گئی اور ایک کاپی اس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی بھیجی گئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک اشتہار دیا اور حکومت کو توجہ دلائی کہ گو قانون بے شک یہ کہہ دے کہ تمہیں بھی اجازت ہے اور یہ کتاب لکھنا توہین اور ہتک کے زمرہ میں نہیں آتا، تم لوگ بھی لکھ سکتے ہو۔ لیکن فرمایا کہ مسلمان تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی اور نبی کے بارے میں اس طرح کی لغویات نہیں لکھ سکتے، بیہودہ گوئی نہیں کر سکتے۔ آپ نے حکومت کو مشورہ دیا کہ گورنمنٹ ایسا قانون بنائے کہ جس میں ہر ایک فریق صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور دوسرے فریق پر گند اچھالنے کی اجازت نہ ہو۔ اور یہی طریقِ کار ہے جس سے امن امان اور بھائی چارہ قائم ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی بہترین طریق نہیں ہے۔ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کی حفاظت اور مخالفین کے آپؐ کی ذات پر اور اسلام پر حملے کے خلاف ایک جوش تھا، اور ہر موقع پر آپ اس کے دفاع کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔ درد سے مسلمانوں کو بھی سمجھایا کہ کس طرح ہم دشمنوں کے حملے کو پسپا کر سکتے ہیں؟ کیا طریقِ کار تم مسلمانوں کو بھی اختیار کرنا چاہئے۔ قطع نظر اس کے کہ تم کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی حفاظت ایک ایسا اہم کام ہے جس کے لئے تمام مسلمانوں کو اکٹھے ہو جانا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’ہمارے مخالفوں نے‘‘ (یعنی اسلام کے مخالفوں نے) ’’ہزاروں اعتراض کر کے یہ ارادہ کیا ہے کہ اسلام کے نورانی اور خوبصورت چہرہ کو بدشکل اور مکروہ ظاہر کریں۔ ایسا ہی ہماری تمام کوششیں اسی کام کے لئے ہونی چاہئیں کہ اس پاک دین کی کمال درجہ کی خوبصورتی اور بے عیب اور معصوم ہونا بپایۂ ثبوت پہنچادیں۔ یقیناً سمجھو کہ گمراہوں کی حقیقی اور واقعی خیر خواہی اسی میں ہے کہ ہم جھوٹے اور ذلیل اعتراضات کی غلطیوں پر ان کو مطلع کریں اور اُن کو دکھلا دیں کہ اسلام کا چہرہ کیسا نورانی، کیسا مبارک اور کیسا ہر ایک داغ سے پاک ہے؟ ہمارا کام جو ہمیں ضرور ہی کرنا چاہئے، وہ یہی ہے کہ یہ دجل اور افترا جس کے ذریعہ سے قوموں کو اسلام کی نسبت بدظن کیا گیا ہے، اُس کو جڑ سے اکھاڑ دیں۔ یہ کام سب کاموں پر مقدم ہے۔ جس میں اگر ہم غفلت کریں تو خدا اور رسول کے گنہگار ہوں گے۔ سچی ہمدردی اسلام کی اور سچی محبت رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اسی میں ہے کہ ہم ان افتراؤں سے اپنے مولیٰ وسیّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا دامن پاک ثابت کر کے دکھلائیں۔ اور وسواسی دلوں کو یہ ایک نیا موقع وسوسہ کا نہ دیں کہ گویا ہم تحکّم سے حملہ کرنے والوں کو روکنا چاہتے ہیں اور جواب لکھنے سے کنارہ کش ہیں۔ ہر ایک شخص اپنی رائے اور خیال کی پیروی کرتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ہمارے دل کو اسی امر کے لئے کھولا ہے کہ اس وقت اور اس زمانے میں اسلام کی حقیقی تائید اسی میں ہے کہ ہم اس تخمِ بدنامی کو جو بویا گیا ہے اور اُن اعتراضات کو جو یورپ اور ایشیا میں پھیلائے گئے ہیں جڑ سے اکھاڑ کر اسلامی خوبیوں کے انوار اور برکات اس قدر غیر قوموں کو دکھلاویں کہ اُن کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں اور اُن کے دل ان مفتریوں سے بیزار ہو جائیں جنہوں نے دھوکہ دے کر ایسے مُزخرفات شائع کئے ہیں‘‘ (یعنی جھوٹی باتیں شائع کی ہیں)۔ ’’اور ہمیں اُن لوگوں کے خیالات پر نہایت افسوس ہے جو باوجودیکہ وہ دیکھتے ہیں کہ کس قدر زہریلے اعتراضات پھیلائے جاتے اور عوام کو دھوکہ دیا جاتا ہے، پھر بھی وہ کہتے ہیں کہ ان اعتراضات کے ردّ کرنے کی کچھ بھی ضرورت نہیں، صرف مقدمات اٹھانا اور گورنمنٹ میں میموریل بھیجنا کافی ہے‘‘۔

(البلاغ، فریادِ درد۔ روحانی خزائن۔ جلد 13۔ صفحہ 383-382)

صرف اتنی سی بات کافی نہیں کہ کسی کو پکڑ لیا یا مقدمہ بنا دیا یا میموریل بھیج دیا بلکہ ایک عملی کوشش اور مسلسل کوشش اور مستقل کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ پس یہ ہے اصل درد کہ اٹھو اور الزامات کو ردّ کرنے کے لئے مسلسل کوشش کرتے چلے جاؤ اور اپنے عملوں کو حقیقی مسلمان کا عمل بناؤ نہ کہ صرف میموریل بھیج کر یا جلوس نکال کر یا چند دن شور مچا کر پھر بیٹھ جاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے کیا جذبات رکھتے تھے، اس کا اندازہ ان اقتباسات سے ہوسکتا ہے جو مَیں پیش کرنے لگا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجنابؐ پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں، اُن سے ہم کیونکر صلح کریں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبیؐ پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے، ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے۔ ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے‘‘۔

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن۔ جلد 23۔ صفحہ 459)

پھر مخالفین کے الزامات کا ایک جگہ ذکر کرتے ہوئے اور غیرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ:

’’میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھے نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسولِ پاکؐ کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ اُن کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشرؐ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور مَیں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسولِ اکرمؐ پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اے میرے آسمانی آقا! تُو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلا سے نجات بخش‘‘۔

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن۔ جلد 5۔ صفحہ 15 از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے از سیرت طیبہ صفحہ 42-41)

آج بھی بعض اسلام مخالف جو عیسائی پادری ہیں وہ اسلام پر گندے الزامات لگانے سے بعض نہیں آتے۔ گزشتہ دنوں امریکہ کے جس پادری نے قرآنِ کریم جلانے کا اعلان کیا تھا آج بھی وہ وہی خیالات رکھتا ہے، خیالات اس کے ختم نہیں ہو گئے۔ اس کے یہاں انگلستان میں آنے کا پروگرام تھا۔ گزشتہ دنوں اس کا اعلان بھی ہوا تھا۔ کسی گروپ نے یا شاید پارلیمنٹ نے اس کو بلوایا تھا۔ بہرحال کل کی خبر تھی کہ برطانیہ کی حکومت نے اس بات پر پابندی لگادی ہے کہ ہمارے ہاں مختلف مذاہب کے لوگ ہیں اور ہم کسی قسم کا فساد ملک میں نہیں چاہتے۔ اور یہ ہم برداشت بھی نہیں کر سکتے، اس لئے تمہیں یہاں آنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ حکومتِ برطانیہ کا بڑا مستحسن قدم ہے۔ خدا تعالیٰ آئندہ بھی ان کو انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور باقی دنیا کی حکومتیں بھی اس سے سبق سیکھیں تا کہ دنیا میں فتنہ و فساد ختم ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کئی مختلف موقعوں پر عملی غیرت کا اظہار کس طرح فرمایا۔ اس کے ایک دو واقعات پیش کرتا ہوں۔

لیکھرام کا واقعہ تو ہر ایک کے علم میں ہے کہ کس طرح آپ نے اس میں غیرت کا مظاہرہ فرمایا۔ سٹیشن پر آپ وضو فرما رہے تھے تو وہ آیا اور اس نے سلام کیا۔ آپ نے توجہ نہ دی اور وضو کرتے رہے۔ وہ سمجھا کہ شاید سلام سنا نہیں۔ دوسری طرف سے آیا اور سلام کیا۔ پھر بھی آپ نے جواب نہیں دیا اور چلا گیا۔ وضو کرنے کے بعد کسی نے کہا کہ لیکھرام آیا تھا اور سلام عرض کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے آقا کو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے؟ (ماخوذ از سیرت المہدی جلد 1 حصہ اول صفحہ 254 روایت نمبر 281 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

یہ تھی غیرت جو آپ نے دکھائی اور یہ غیرت کا مظاہرہ ہے جو ہر مسلمان کو کرنا چاہئے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ایک واقعہ لکھتے ہیں۔ کہتے ہیں ڈاکٹر پادری وائٹ بریخٹ کو 1925ء میں لندن میں ملا (جو آج کل یعنی اُن دنوں میں ڈاکٹر سٹانسٹن کہلاتے تھے۔ یہ لفظ اُردو میں انہوں نے لکھا ہے اس لئے ہوسکتا ہے غلطی ہو۔ بہرحال) پادری صاحب بٹالہ میں مشنری رہے ہیں اور حضرت صاحب سے بھی ان کی ملاقات ہوئی۔ کہتے ہیں پادری فتح مسیح صاحب سے بٹالہ میں ایک مباحثہ الہام کے متعلق تھا اُس میں بھی ان انگریز پادری صاحب کا دخل تھا۔ غرض سلسلے کی تاریخ میں ان کا کچھ تعلق ہے اور اس وجہ سے مجھے شوق پیدا ہوا کہ مَیں اس پادری کو ملوں۔ اس انگریز کو پھر مَیں لندن میں جا کے ملا۔ تو کہتے ہیں کہ گفتگو کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت کے بارہ میں سوالات کے جواب میں بعض واقعات بیان ہو رہے تھے وہ سن کر ایک موقع پر وہ پادری صاحب کہنے لگے کہ مَیں نے ایک بات مرزا صاحب میں یہ دیکھی جو مجھے پسند نہیں تھی کہ وہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کیا جاتا تو ناراض ہو جاتے تھے اور ان کا چہرہ متغیر ہو جاتا تھا۔ یعنی ایسا اعتراض جو نازیبا الفاظ میں کیا جاتا ہو۔ باقی اعتراض تو کرتے ہی ہیں جب بحث ہو رہی ہوتی ہے۔ جہاں کوئی حدّ ادب سے باہر نکلتے تھے تو آپؑ فوراً غصہ میں آتے اور چہرہ متغیر ہو جاتا۔ تو عرفانی صاحب کہتے ہیں، مَیں نے پادری صاحب کو کہا کہ جو بات آپ کو ناپسند ہے اُسی پر مَیں قربان ہوں۔ کیونکہ اس سے حضرت مرزا صاحب کی زندگی کے ایک پہلو پر ایسی روشنی پڑتی ہے کہ وہ آپ کی ایمانی غیرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عشق اور فدائیت کو نمایاں کر دیتی ہے۔ آپ کے نزدیک شاید یہ عیب ہو مگر مَیں تو اسے اعلیٰ درجہ کا اخلاق یقین کرتا ہوں اور آپ کے منہ سے سن کر حضرت مرزا صاحب کی محبت اور آپ کے ساتھ عقیدت میں مجھے اور بھی ترقی ہوئی ہے۔

غرض آپؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا عشق تھا اور برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرے۔

(ماخوذ از حیاتِ احمد از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ۔ جلد اول صفحہ 266-265 جدید ایڈیشن) تو یہ ہے غیرتِ رسول کا ایسا اظہار کہ جس سے دوسرے کو خود ہی احساس ہو جائے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

کے بارہ میں حدّ ادب کے اندر رہتے ہوئے بات کرنی ہے۔

غرض کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے عمل سے بھی اور اپنی تحریر وتقریر سے بھی دنیا پر یہ ثابت کردیا کہ حقیقی عشقِ رسول اور غیرتِ رسول کیا ہے؟ اور پھر اپنی جماعت میں بھی یہی روح پھونکی۔ یہ غیرتِ رسول دکھاؤ، لیکن قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے۔ ہر کارروائی کرو لیکن قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے۔ چنانچہ اسی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک دل آزار کتاب ایک آریہ نے لکھی اور پھر ورتمان جو رسالہ تھا اس میں بعد میں ایک مضمون بھی شائع کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کے ردّ کے لئے ہر قسم کی کوشش کی۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی نصیحت فرمائی کہ ”مسلمان کو چاہئے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو بچانے کے لئے غیرت دکھائیں مگر ساتھ ہی یہ بھی دکھادیں کہ ہر ایک مسلمان اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہے اور اس سے مغلوب نہیں ہوتا۔ جب مسلمان یہ دکھادیں گے تو دنیا ان کے مقابلے سے خود بخود بھاگ جائے گی“۔ (الفضل 5 جولائی 1927ء صفحہ 7 بحوالہ سوانح فضل عمر جلد 5 صفحہ 41)

اسی دوران آپ نے ایک پوسٹر بھی شائع کروایا۔ اس کے الفاظ دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ کس قدر غیرت کا مظاہرہ آپ نے فرمایا اور مسلمانوں کو بھی غیرت دکھانے پر آمادہ کیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراضات ہو رہے تھے تو آپ نے اس میں فرمایا کہ ”کیا اس سے زیادہ اسلام کے لئے کوئی اور مصیبت کا دن آ سکتا ہے؟ کیا اس سے زیادہ ہماری بیکسی کوئی اور صورت اختیار کرسکتی ہے؟ کیا ہمارے ہمسایوں کو یہ معلوم نہیں کہ ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی واَھلی کو اپنی ساری جان اور سارے دل سے پیار کرتے ہیں اور ہمارے جسم کا ذرّہ ذرّہ اس پاکبازوں کے سردار کی جوتیوں کی خاک پر بھی فدا ہے۔ اگر وہ اس امر سے واقف ہیں تو پھر اس قسم کی تحریرات سے سوائے اس کے اور کیا غرض ہوسکتی ہے کہ ہمارے دلوں کو زخمی کیا جائے اور ہمارے سینوں کو چھیدا جائے اور ہماری ذلت اور بے بسی کو نہایت بھیانک صورت میں ہماری آنکھوں کے سامنے لایا جائے اور ہم پر ظاہر کیا جائے کہ مسلمانوں کے احساسات کی ان لوگوں کو اس قدر بھی پرواہ نہیں جس قدر کہ ایک امیر کبیر کو ایک ٹوٹی ہوئی جوتی کی ہوتی ہے۔ لیکن مَیں پوچھتا ہوں کہ کیا مسلمانوں کو ستانے کے لئے ان لوگوں کو کوئی اور راستہ نہیں ملتا؟۔ ہماری جانیں حاضر ہیں۔ ہماری اولادوں کی جانیں حاضر ہیں۔ جس قدر چاہیں ہمیں دکھ دے لیں لیکن خدارا نبیوں کے سردار کی ہتک کر کے اپنی دنیا اور آخرت کو تباہ نہ کریں کہ اس پر حملہ کرنے والوں سے ہم بھی صلح نہیں کرسکتے۔ ہماری طرف سے بار بار کہا گیا ہے اور مَیں پھر دوبارہ ان لوگوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری جنگل کے درندوں اور بَن کے سانپوں سے صلح ہوسکتی ہے لیکن ان لوگوں سے ہرگز صلح نہیں ہوسکتی جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والے ہیں۔ بے شک وہ قانون کی پناہ میں جو کچھ چاہیں کرلیں اور پنجاب ہائی کورٹ کے تازہ فیصلے کی آڑ میں (اس وقت فیصلہ ہوا تھا جو مسلمانوں کے خلاف ہوا تھا) جس قدر چاہیں ہمارے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے لیں۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ گورنمنٹ کے قانون سے بالا اَور قانون بھی ہے اور وہ خدا کا بنایا ہوا قانونِ فطرت ہے۔ وہ اپنی طاقت کی بنا پر گورنمنٹ کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہیں لیکن قانونِ قدرت کی زد سے نہیں بچ سکتے۔ اور قانونِ قدرت کا یہ اٹل اصل پورا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس کی ذات سے ہمیں محبت ہوتی ہے اس کو برا بھلا کہنے کے بعد کوئی شخص ہم سے محبت اور صلح کی توقع نہیں رکھ سکتا“۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 597 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اس وقت جب یہ ہوا اور پھر اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں قانون میں تبدیلی بھی ہوئی اور یہ قانون پاس ہوا کہ جو انبیاء ہیں اور جو کسی بھی مذہب کے فرقے کے سربراہ ہیں ان کو برا بھلا نہیں کہا جا سکتا۔ اب آگے چلیں۔ احمدیوں کی تاریخ میں آج سے بیس سال یا پچیس سال پہلے بدنامِ زمانہ سلمان رشدی نے جو اپنی مکروہ کتاب لکھی تھی تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خود بھی خطبوں میں اس کا جواب دیا اور پھر کتابی شکل میں بھی جواب لکھوایا گیا جو انگریزی میں چھپا، جس کا اردو ترجمہ بھی چھپ چکا ہے۔ اس کے اردو ترجمہ کا نام ”سلمان رشدی بھوتوں کے آسیب میں“ ہے۔

2005ء میں جب ڈنمارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیہودہ تصاویر بنائی گئیں تو ڈنمارک مشن نے بھی اور مَیں نے بھی خطبات کے ذریعہ اس کا جواب دیا۔ قانون کے اندر رہتے ہوئے کارروائیاں بھی کیں۔ ہالینڈ کے ممبر آف پارلیمنٹ کی طرف سے قرآنِ کریم پر حملہ ہوا، اسلام پر حملہ ہوا تو ان کے جوابات دیئے گئے۔ تو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے غیرت کا مظاہرہ ہے جو ایک حقیقی مسلمان کا سرمایہ ہے۔ قانون سے باہر نکل کر ہم جو بھی عمل کریں گے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صدق و وفا کا تعلق نہیں ہے۔

لیکن اصل چیز جو اس صدق و وفا کے تعلق کو جاری رکھنے والی ہے وہ آپؐ کا پیغام ہے۔ اگر مسلمان اس پیغام کی حقیقت کو سمجھتے ہوں، اس خوبصورت پیغام کے پہنچانے کا حق ادا کرنے والے بن جائیں تو آج یہ حالات نہ ہوں۔ اگر وہ حقیقت میں اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کر رہے ہوتے تو دشمن کا منہ خود بخود بند ہو جاتا۔ اور اگر مسلمانوں میں سے چند مفاد پرست قانون کی آڑ میں ناجائز فائدہ اٹھانے والے ہوتے بھی یا فائدہ اٹھانے کی کوشش بھی کرتے تو قانون ان کو مجرم بنا کر اس مفاد پرستی کی جڑ اکھیڑ دیتا۔ لیکن یہ سب کام تقویٰ کے ہیں۔

پس مسلمان اگر ناموسِ رسالت کا مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں تو اس تقویٰ کو تلاش کریں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں غیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات بھرے پڑے ہیں۔ ایک خطبہ میں تو ان کا ذکر نہیں ہوسکتا۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ چند خطبوں میں بھی نہیں ہوسکتا۔ اگر ہم نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہر قسم کے اعتراضوں اور استہزاء سے پاک کرنا ہے تو کسی قانون سے نہیں بلکہ دنیا کو آنحضرتؐ کے جھنڈے تلے لا کر کرنا ہے۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ دنیا کے فساد اس وقت ختم ہوں گے جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کریں گے اور دنیا کو آنحضرتؐ کے جھنڈے تلے لائیں گے۔ لیکن اگر صرف قانون بنا کر پھر اس قانون سے اپنے مفاد حاصل کر رہے ہوں گے تو ہم بھی توہینِ رسالت کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔ ورتمان رسالہ جو تھا جس کے بارے میں مَیں نے بیان کیا کہ خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کے بارے میں لکھا اور مسلمانوں کو کہا کہ احتجاج کرو اور پھر ساری مسلم امت جو تھی وہ سراپا احتجاج بن گئی، مقدمے بھی چلے لیکن بہرحال آخر تبدیلی لانی پڑی اور مجرم کو سزا بھی ملی۔ جب اس کا فیصلہ ہوگیا تو اس کے فیصلے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ہی فرمایا اور بالکل صحیح فرمایا کہ: ”میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اس سے بالا ہے کہ کسی فرد یا جماعت کا قتل اس کی قیمت قرار دیا جائے۔ میرا آقا دنیا کو زندگی بخشنے آیا تھا نہ کہ ان کی جان نکالنے کے لئے“۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 606 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

کاش کہ آج بھی ہر مسلمان یہ بات سمجھ جائے کہ اگر حقیقت میں کوئی فتنہ ہے تو قانون ظاہری فتنے کا علاج کرتا ہے، دل کا نہیں۔ اوّل تو یہی تحقیق نہیں ہوتی کہ فتنہ ہے بھی کہ نہیں؟ مسلمان کے لئے حقیقی خوشی اس وقت ہو گی اور ہونی چاہئے جب دنیا کے دلوں میں آنحضرتؐ کی محبت قائم ہو جائے گی۔ آج احمدیوں کا تو یہ فرض ہے ہی جس کے لئے ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر دوسرے مسلمان بھی سختی کے بجائے عفو اور پیار کا مظاہرہ کریں اور وہ نمونہ دکھائیں جو آنحضرتؐ نے دکھایا تو پھر یہی اسلام کی خدمت ہوگی۔ آپ نے دو کٹّر دشمنانِ اسلام جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر مزاحمت کا فیصلہ کیا تھا لیکن پھر بعد میں جب لشکر کو دیکھا اور فتح مکہ کی شوکت دیکھی تو گھبرا گئے۔ اور پھر ایک عورت اُمّ ہانیؓ، جن کے خاوند کے وہ عزیز تھے جب اُن کے گھر وہ پناہ لینے کے لئے آئے تو امّ ہانی نے پناہ دے دی اور پھر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ انہوں نے دو اشخاص کو پناہ دی ہے۔ لیکن میرا بھائی علی کہتا ہے کہ مَیں انہیں قتل کر دوں گا وہ مجرم ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے اُمّ ہانی! جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ھشام باب من أمر الرسول ﷺ بقتلھم صفحہ 743-742 مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001)

اس پناہ کے بعد انہی دشمنوں کو یہ فکر تھی کہ آنحضرتؐ نے اس طرح شفقت اور رأفت اور پیار کا سلوک کیا ہے کہ ہم کس طرح ان کو منہ دکھائیں گے۔ لیکن جب ایک موقع پر حارث بن ہشام کی مسجد کے قریب آنحضرتؐ سے اتفاقاً ملاقات ہوئی تو اس رحمۃ للعالمین نے نہایت شفقت سے ملاقات فرمائی۔ اور پھر یہ حارث جنگِ یرموک میں اسلام کے دفاع میں جاں نثاری دکھاتے ہوئے شہید ہوگئے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد از محمد بن یوسف شامی۔ ذکر اسلام الحارث بن ہشامؓ...... جلد 5 صفحہ 249 بیروت 1993) (اسد الغابۃ جلد 1 صفحہ 478 الحارث بن ہشام مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

پس ایک عورت کے پناہ دیئے ہوئے کا بھی آنحضرتؐ نے یہ احترام فرمایا کہ جس کے نتیجہ میں وہ اسلام کی آغوش میں آ گیا۔ آج بھی ہمیں اسی اُسوہ کی ضرورت ہے اور اسلام کا حقیقی پیغام دنیا میں پہنچانے کی ضرورت ہے نہ کہ ظاہری قانون بنا کر پھر غلط طریقے سے ان پر عمل کرنے کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور سب مسلمانوں کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

120 واں جلسہ سالانہ قادیان 2011

26-27-28 دسمبر بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کی ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 28-27-26 دسمبر بروز سوموار۔ منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للٰہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کردیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

پیارے حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب

(مکرم محمد عمر صاحب۔ نائب ناظر اعلیٰ قادیان)

محترم جناب حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب، صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان جو تقویٰ شعار محبت و اخلاص کے پیکر دینی و دنیاوی لحاظ سے اعلیٰ مقام حاصل کرنے والے تھے مورخہ ۲۰ مارچ ۲۰۱۱ء کو مختصر علالت کے بعد ۸۰ سال کی عمر میں اپنے مولا حقیقی کو جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے خاکسار کے ساتھ ۱۹۶۳ء سے جبکہ خاکسار حیدرآباد میں مبلغ تھا۔ نہایت ہی پر خلوص اور محبت بھرے مراسم تھے۔ موصوف کے صدر صدر انجمن احمدیہ کی حیثیت سے قادیان تشریف لانے کے ایک دو ماہ بعد جب خاکسار کا تقرر قادیان میں بحیثیت ناظر اصلاح وارشاد ہوا اور خاکسار قادیان میں آیا تو آپ بے حد خوش ہوئے جس کا اظہار آپ بار بار فرمایا کرتے تھے۔

جلسہ سالانہ کی تقریروں کی تیاری میں ہم دونوں باہم مشورہ اور معاونت کیا کرتے تھے۔ اکثر اوقات موصوف عصر کے بعد مغرب تک خاکسار کے غریب خانہ میں تشریف لا کر مختلف مذہبی اور علمی امور پر اظہار خیالات فرمایا کرتے تھے۔ دیر تک کی گفتگو میں کبھی بھی فضول اور وقت گذاری کی باتیں نہیں ہوتی تھیں۔ آپ کے منہ سے کبھی بھی کسی کے بارے میں شکوہ وشکایت کا ایک لفظ نہیں نکلتا تھا۔ اکثر اوقات اپنے دادا جان محترم سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب اور والد بزرگوار محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کے ساتھ تعلق رکھنے والے ایمان افروز واقعات سنا کر ایمانوں میں تازگی بخشا کرتے تھے۔

آپ کو قرآن مجید سے بے انتہا عشق اور پیار تھا۔ آپ کو بفضلہٖ تعالیٰ ۵۵۔۱۹۴۱ء میں حفظ قرآن کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اسی طرح آپ کو خلفا کرام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی بے حد پیار و محبت تھی۔

مختصر کوائف:

آپ کے والد صاحب کا نام سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب (وفات ۱۹۹۰ء) اور والدہ صاحبہ کا نام فیض النساء (وفات ۱۹۸۸ء) تھا آپ کی پیدائش ۳ مارچ ۱۹۳۱ء میں حیدرآباد میں ہوئی۔ آپ کی شادی محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دختر نیک اختر محترمہ فرحت اختر الٰہ دین صاحبہ (وفات ۲۰۰۲ء) سے ہوئی۔ ان کے بطن سے دو لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں جو بفضلہٖ تعالیٰ سب صاحب اولاد ہیں۔

دینی خدمات:

موصوف کو بفضلہٖ تعالیٰ ایک عرصہ تک جماعت احمدیہ سکندرآباد کے صدر کی حیثیت سے سلسلہ کی مقبول خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ اس کے بعد ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۵ء تک امیر جماعت، احمدیہ صوبہ آندھرا پردیش کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صدر صدر انجمن احمدیہ مقرر فرمایا۔ آپ اپنی زندگی کے آخری وقت تک اس اہم فریضہ کو نبھاتے رہے۔

تعلیم:

آپ نے ۱۹۴۸ء میں سکندرآباد میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۵۳ء میں بی ایس سی نظام کالج عثمانیہ یونیورسٹی سے اور ایم۔ایس۔سی ۱۹۵۵ میں عثمانیہ یونیورسٹی سے پاس کیا۔

۱۹۶۳ء میں آپ نے امریکہ کی University of Chicago سے Astro physics میں P.Hd. کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے جو تدریسی خدمات سرانجام دیں وہ درج ذیل ہیں۔

Research Scholar , Osmania University Hyderabad India 1955-1959,

Research Assitant, Yerkes Observatory, U.S.A 1960-1963

Lecturer, Osmania University Hyderabad India 1964-1965,

Senior Research Fellow Osmania University Hyderabad India 1965-1968.

Reader,Osmania University Hyderabad India 1968- 1978.

Professor, Osmania University Hyderabad India 1978- 1991.

Director, Center of Advanced Study in Astronomy Osmania University Hyderabad India 1983-1984.

U.G.C National Fellow 1984-1986.

Chairman, Board of Studies in Astronomy Osmania University Hyderabad India 1988-1991.

Senior Visiting Fellow Universities of Oxford & Cambridg, U.K June-October 1980.

Visiting Scientist, International Center for Theoretical Physics, trieste, Italy, Nov-Dec 1980, July Oct 1985

Senior Associate Inter University Center for Astronomy & Astrophysics, Pune India 1990-1996.

Specialisation: Dynamical Astronomy

اداروں کی ممبرشپ:

☆۔International Astronomical Union since 1967,

☆۔Astronomical Society of India UCC President 1986-88

☆۔Plasma Science Society of India,

☆۔Indian Association for General Relativity and Gravitation,

☆۔ Indian Association of Physics Teachers.

تحقیقات میں اعزازت:

☆ Recieved Meghnad Saha Award for the year 1981 from UGC New Delhi,India for contribution in the field of dynamics of colliding and interacting galaxies.

☆ Man of the Year 2000 American Biographical Institute USA,

☆۔ 2000 Outstanding People Medal, International Biographical Centre Cambridge UK 2003,

☆۔ Bharat Excellence Award, Friendship Forum of India, 2006,

☆۔ 500 Great Leaders Diploma, American Biographical Institute USA 2008,

سائنسی کتب میں آپ کا اسم گرامی:

☆۔Biographical Dictionary of Indian Scientists., Rupa & co. New Delhi India 2002.

☆۔Great Minds of the 21th century. American Biographical Institute, Raleigh U.S.A. 2003.

☆۔Dictionary of International Biography 31st Edition international Biogical Centre Cauludge UK 2004

☆۔Indians who INFA Publications New Delhi- India 2006.

آپ کی مبارک ذات اتنی خصوصیات کی حامل ہونے کے باوجود آپ عاجزی اور انکساری کے پیکر تھے تکبر اور خود پسندی کا شائبہ بھی آپ کی زندگی میں نہیں پایا جاتا۔ بالآخر قدرت کے بلاوا پر لبیک کہتے ہوئے سب کو مغموم بنا کر اور کبھی نہ مٹنے والی یادوں اور حسین نمونوں کو پیچھے چھوڑ کر، آپ اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا اعزاز بخشا ہے کہ جنازہ کی نماز میں مجلس مشاورت کے ممبران ہندوستان کی جماعتوں کے امراء کرام جو سینکڑوں کی تعداد میں قادیان تشریف لائے ہوئے تھے، شریک ہوئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

بھارت کی ذیلی تنظیموں کے اجتماعات

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 22-23-24 اکتوبر 2011ء

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کی تاریخوں کی منظوری عنایت فرمادی ہے۔ سالانہ اجتماع 22-23-24 اکتوبر 2011ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار کو قادیان دارالامان میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ انصار بھائیوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس اجتماع میں شرکت تیاری کریں۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ۴۲ ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۳۳ ویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ ۱۸۔۱۹۔۲۰/اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ صوبائی/زونل/مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کی کیلئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مرکزی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

جملہ مجالس لجنات اماء اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کیلئے مورخہ ۱۸۔۱۹۔۲۰/ اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ مجالس کی ممبرات سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کردیں۔ اجتماع کا تفصیلی پروگرام قبل ازیں تمام مجالس میں بھجوادیا گیا ہے۔ اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

قرآن مجید اور سائنس

محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب مرحوم، سابق صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ یہ ہے کہ ذکر الٰہی کے ساتھ کائنات عالم پر غور کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِo الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِی خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(ال عمران آیت ۱۹۱-۱۹۲)

یعنی آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کے لئے یقیناً کئی نشان موجود ہیں۔ وہ عقلمند جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں غور وفکر سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے اس عالم کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو (ایسے بے مقصد کام کرنے سے) پاک ہے۔ پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا (اور ہماری زندگی کو بے مقصد بننے سے بچالے) (تفسیر صغیر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی مشہور کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں ان آیات کی تشریح میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جب دانشمند اور اہل عقل انسان زمین اور آسمان کے اجرام کی بناوٹ میں غور کرتے ہیں اور رات اور دن کی کمی بیشی کے موجبات اور علل کو نظر عمیق سے دیکھتے ہیں انہیں اس نظام پر نظر ڈالنے سے خدا تعالیٰ کے وجود پر دلیل ملتی ہے۔ پس وہ زیادہ انکشاف کے لئے خدا سے مدد چاہتے ہیں اور اس کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور کروٹ پر لیٹ کر یاد کرتے ہیں جس سے ان کی عقلیں بہت صاف ہو جاتی ہیں پس جب وہ ان عقلوں کے ذریعہ اجرام فلکی اور زمین کی بناوٹ احسن اور اولیٰ میں فکر کرتے ہیں تو بے اختیار بول اُٹھتے ہیں کہ ایسا نظام ابلغ اور محکم ہرگز باطل اور بے سود نہیں بلکہ صانع حقیقی کا چہرہ دکھلا رہا ہے۔ پس وہ الوہیت صانع عالم کا اقرار کر کے یہ مناجات کرتے ہیں کہ یا الٰہی تو اس سے پاک ہے کہ کوئی تیرے وجود سے انکار کر کے نالائق صفتوں سے تجھے موصوف کرے۔ سو تو ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔ یعنی تجھ سے انکار کرنا عین دوزخ ہے اور تمام آرام اور راحت تجھ میں اور تیری شناخت میں ہے جو شخص کہ تیری سچی شناخت سے محروم رہا وہ درحقیقت اسی دنیا میں آگ میں ہے۔"

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے مامور زمانہ قدیم سے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کی طرف لوگوں کو متوجہ فرمارہے ہیں۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو اس طرح تبلیغ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا تھا:۔

مَالَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًاo وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًاo اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاo وَ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًاo

(النوح آیت: ۱۴-۱۷)

یعنی "تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ سے حکمت کی امید نہیں رکھتے۔ حالانکہ اس نے تم کو بہت ترقیات حاصل کرنے کی طاقت دے کر بھیجا ہے۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح سات آسمان پیدا کئے جو (قانون کے لحاظ سے) ایک دوسرے کے مطابق ہیں اور اس نے چاند کو ان (آسمانوں) میں نور کا ذریعہ بنایا ہے اور سورج کو (آسمان میں) ایک دیئے کی حیثیت میں بنایا ہے۔ (تفسیر صغیر)

دنیا کے معلم اعظم سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے تو بہت بڑا علمی انقلاب پیدا ہوا تھا آپؐ پر یہ عظیم الشان وحی نازل ہوئی تھی:۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَo خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍo اِقْرَأْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُo الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِo عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْo۔ (سورۃ العلق آیت: ۲ تا ۶)

یعنی "اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے سب اشیاء کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ پڑھ اور تیرا رب بہت بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ساتھ سکھایا ہے اور آئندہ بھی سکھائے گا۔ اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا ہے جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔"

یہ سب سے پہلی وحی تھی جو ہمارے نہایت ہی پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ اس طرح قرآن مجید کے نزول کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ اب دنیا میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ قرآن کریم کے نزول کے وقت عرب بالکل جاہل تھے۔ قرآن مجید کی برکت سے انہوں نے دینی اور دنیوی علوم سیکھا۔ پھر ان کے ذریعہ سے سپین (Spain) نے علم سیکھا۔ پھر سپین (Spain) سے یورپ کے دوسرے ممالک نے سیکھا اور مزید ترقی دی۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ علم میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہی ہے اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل کوشش کرتی ہے کہ اس کا علمی مقام پہلے سے بلند ہو جائے۔ لیکن اس کے باوجود بیج اپنی حالت میں جو قیمت رکھتا ہے اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ درخت کا پھیلاؤ خواہ کسی قدر بڑھ جائے بیج کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح علم خواہ کس قدر ترقی کر جائے سہرا مسلمانوں کے سر ہی رہے گا اور مسلمانوں کا سر قرآن کریم کے آگے جھکا رہے گا کیوں کہ یہی وہ کتاب ہے جس نے اعلان کیا کہ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ اب دنیا کو قلم کے ذریعہ علم سکھانے کا وقت آ گیا ہے۔ پس حقیقت یہی ہے کہ دنیا کو تمام علوم قرآن کریم نے ہی سکھائے ہیں۔ اگر قرآن نہ آیا ہوتا تو دنیا ایک ضلالت کدہ ہوتی۔ جہالت اور بربریت کا نظارہ پیش کر رہی ہوتی۔ یہ قرآن کریم کا احسان ہے کہ اس نے دنیا کو تاریکی سے نکالا اور علم کے میدان میں کھڑا کر دیا۔" (تفسیر کبیر سورۃ العلق)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ذریعہ ہمیں یہ دعا سکھائی کہ وَقُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۱۵)

یعنی "اور یہ کہتا رہ کہ اے میرے رب میرے علم کو بڑھا"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحصیل علم کے لئے بہت ترغیب فرمائی تھی۔ مثلاً آپ نے فرمایا تھا:۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْكَانَ بِالصِّيْنِ

یعنی "علم حاصل کرو اگر چہ اس کے لئے چین جانا پڑے"

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں جن ممالک کو عرب جانتے تھے ان میں چین بہت دور دراز ملک تھا۔ اس وقت تک امریکہ کا پتہ نہیں لگا تھا اور چین تک پہنچنا نہ صرف بڑے اخراجات کا متقاضی تھا بلکہ راستہ بھی مخدوش اور خطرناک تھا۔

قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشاد پر خوب عمل کیا۔ علم کی خاطر انہوں نے دور دراز ملکوں کا سفر کیا۔ سائنس میں تحقیق کی اور مختلف علوم میں دنیا کے ماہر اور استاد بن گئے الحمد للہ ہمارے ملک کے سابق وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اپنی مشہور کتاب Glimpses of World History میں عرب سائنسدانوں کے لئے Fathers of modern Science کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ یعنی وہ موجودہ سائنس کے باپ ہیں۔

افسوس کی بات ہے کہ بعد میں مسلمان قرآن مجید کی تعلیم سے بے توجہ ہو گئے اور ان کے ظاہری علوم بھی جاتے رہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآن کو بھلایا

لیکن بفضلہٖ تعالیٰ یہ بہت ہی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے پیارے آقا نبی کریم ﷺ نے یہ بشارت دی تھی کہ تنزل کے بعد پھر مسلمانوں پر ترقی کا زمانہ آئیگا اور آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہوگی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ مَثَلُ اُمَّتِیْ كَمَثَلِ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰی اَوَّلُه خَيْرٌ اَمْ آخِرُه۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ نے بھی ہمیں یہی ایمان افروز بات بتائی کہ "اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔" (فتح اسلام)

اللہ تعالیٰ نے آپ پر بھی "رب زدنی علما" کی دعا الہاما نازل فرمائی نیز آپ کو بذریعہ الہام یہ دعا بھی سکھائی گئی

"رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ" یعنی اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بشارت دی کہ آپ کے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کرینگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی آپ نے فرمایا:۔

"اے بندگان خدا یقیناً یقین رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف وحقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا رہا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا کوئی دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا التزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو یا بدھ یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفہ فطرت کے عجائب وغرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے ہیں بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔" (ازالہ اوہام)

نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے توجہ دلائی کہ علوم جدیدہ کو خدمت دین کی غرض سے حاصل کرو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہیں اور وہ یہ قرار دئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے مگر وہ سچا فلسفہ ان کو نہیں ملا جو الہام الٰہی سے پیدا ہوتا ہے جو قرآن کریم میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ وہ ان کو اور صرف انہی کو دیا جاتا ہے جو نہایت تذلل اور نیستی سے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پھینک دیتے ہیں۔ جن کے دل اور دماغ سے متکبرانہ خیالات کا تعفن نکل جاتا ہے جو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے گڑگڑا کر سچی عبودیت کا اقرار کرتے ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ آج دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس ان کو بیٹھنے کا موقعہ نہ ملا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے۔ الٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۶۵)

مزید سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:۔ "اہل اسلام وہ قوم ہے جن کو جا بجا قرآن میں یہی رغبت دی ہے کہ فکر اور خوض میں مشق کریں اور جو کچھ عجائبات صنعت زمین وآسمان میں بھرے پڑے ہیں ان سے واقفیت حاصل کریں۔ مومنوں کی تعریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِo یعنی مومن وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کو کھڑے بیٹھے اور اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے یاد کرتے ہیں کہ خدایا تو نے ان صنعتوں کو بے کار پیدا نہیں کیا یعنی وہ لوگ جو مومن خاص ہیں صنعت شناسی اور ہیئت دانی سے دنیا پرست لوگوں کی طرح صرف اتنی ہی غرض نہیں رکھتے کہ مثلاً اس پر اکتفا کریں کہ زمین کی شکل یہ ہے اور اس کا قطر اس قدر ہے اور اس کی کشش کی یہ کیفیت ہے اور آفتاب اور ماہتاب اور ستاروں سے اس کو اس قسم کے تعلقات ہیں بلکہ وہ صنعت کی کمالیت شناخت کرنے کے بعد اور اسکے خواص کھلنے کے پیچھے صانع کی طرف رجوع کرتے جاتے ہیں اور اپنے ایمان کو مضبوط کرتے ہیں۔ پھر دوسری جگہ فرماتا ہے: يُؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَيْرًا كَثِيْرًا یعنی خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جن کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر دی گئی۔ پس دیکھنا چاہئے کہ ان آیات میں مسلمانوں کو کس قدر علم وحکمت حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ

"یعنی علم کا طلب کرنا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ 144)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ☆☆☆

ہمارے پیارے ابّو

محترم ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب مرحوم و مغفور

(مکرم سلطان محمد الٰہ دین سابق امیر سکندرآباد)

اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمارے والد محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب کو خدمت اسلام کی توفیق دی۔ اور ایک کامیاب زندگی سے نوازا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار ابّو کی زندگی کے چند اہم واقعات لکھ رہا ہے تا کہ قارئین بدر والد محترم کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ابّو کو غریق رحمت کرے۔ اور ہمیں ان کے نمونہ کو اپنانے کی توفیق دے آمین۔

عبادت و تعلق باللہ:

ہم سب اہل خانہ شاہد ہیں کہ ابّو کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں تھی۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل توکل تھا۔ ابّو کہتے تھے کہ نماز کا شوق ان کے دل میں ان کی والدہ صاحبہ نے بچپن میں اُجاگر کیا تھا۔ دن کا بیشتر حصہ نماز و ذکر الٰہی میں صرف کرتے تھے۔ قادیان کی سخت سردی میں ٹھنڈے پانی سے وضوء کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ وقتاً فوقتاً وضو کرتے تھے۔ اور ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔ مغرب تا عشاء مسجد مبارک میں ذکر الٰہی میں مشغول رہتے یا نیچے اپنے آفس میں ذکر الٰہی کرتے رہتے۔ اور نماز عشاء کے بعد گھر آتے۔ ہم سب کی نمازوں کی انہیں بیحد فکر رہتی اور ہمیشہ ہمیں توجہ دلاتے رہتے۔ اپنی آخری بیماری سے تین چار ماہ قبل خاکسار کی عیادت کے لئے ابّو سکندرآباد تشریف لائے اور وہاں ایک جلسہ میں انتہائی درد کے ساتھ نماز کی اہمیت کے بارے میں جماعت کو نصیحت فرمائی۔ اور فرمایا کہ غور سے سنو! یہ میری آخری نصیحت ہے بچپن میں ہم Osmania University campus کے ہندوؤں کے محلّہ میں رہتے تھے۔ ابّو کا دستور تھا کہ وہ مغرب عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت گھر میں نماز کے کمرہ میں سب کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ اور اکثر مغرب تا عشاء ذکر الٰہی اور درس کا اہتمام کرتے۔ ابّو کو جمعہ کا خاص اہتمام تھا اور جمعہ کو اکثر university سے دیر سے آتے تھے تا کہ اپنے university کے hours مکمل ہو جائیں۔ حالانکہ انہیں ایسا کرنے کی کوئی پابندی نہ تھی۔ ہندو محلّہ ابّو کی بڑی عزت کرتا تھا۔ اور بڑی عزت سے آپ سے سلوک کرتا تھا۔ ابّو کو میری والدہ فرحت الٰہ دین صاحبہ مرحومہ کا بڑا گہرا ساتھ تھا۔ وہ ابّو کے ہر کام میں ان کی معاون و مددگار تھیں۔ ابّو کی بڑی عزت کرتی تھیں اور ہمیں ہمیشہ اعلیٰ اقدار کی تعلیم دیتی تھیں۔ اپنے خاندانی وقار کی حفاظت میں کوشاں رہتیں۔ میری والدہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ پاکستان کی بڑی بیٹی تھیں۔

قرآن مجید سے عشق:

ابّو کو قرآن مجید سے بے پناہ عشق و لگاؤ تھا۔ بچپن میں ان کے والد صاحب محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب مرحوم ابّو کو ایک باغ میں لے گئے اور اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ابّو قرآن مجید حفظ کریں۔ نیز ابّو کے نانا مرحوم جی۔ ایم۔ ابراہیم صاحب نے ابو کی پیدائش سے قبل دعا کی تھی کہ ابّو حافظ قرآن بنیں۔ اپنے والد صاحب کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے ابّو ہر روز اپنے گھر کے basement میں جا کر قرآن کریم حفظ کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس بارہ سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں قرآن مجید حفظ کرنے کی توفیق دی اور حافظ قرآن بنا دیا۔ الحمد للہ۔ ابو کی تربیت میں گھر والوں کے علاوہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کا اہم ہاتھ تھا۔ حضرت عرفانی صاحبؓ درس قرآن دیا کرتے تھے اور ابّو ان کے خاص شاگرد تھے۔ نیز حضرت عرفانیؓ صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں درس صالح محمد کے لئے دیتا ہوں۔ حضرت عرفانیؓ صاحب درس کے دوران کوئی مشکل سوال کرتے اور ابّو جب جواب دیتے تو حضرت عرفانی صاحبؓ فرماتے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے ہی آپ کے دل میں ڈالا ہے۔ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ نے ابّو کو اپنی زندگی میں ہی درس دینے کا اشارہ فرمایا آپ فرماتے تھے کہ انکا دستور تھا کہ وہ اپنی زندگی میں ہی اپنا جانشین تیار کر کے دیکھ لیں۔ حضرت عرفانی صاحبؓ کی وفات کے بعد ابو نے سکندرآباد میں التزام کے ساتھ درس قرآن کا اہتمام کیا۔ جہاں تک ممکن ہوا خاکسار نے ابو کے سکندرآباد سے ہجرت کے بعد اس کا التزام رکھا۔ اللہ تعالیٰ مزید توفیق دے۔ آمین۔ اپنی وفات سے قبل حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف ''فتح اسلام'' ''توضیع مرام'' اور ''ازالہ اوہام'' کے حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے مسودے ابّو کے سپرد کئے اور فرمایا کہ انہوں نے اپنی جان سے زیادہ ان کی حفاظت کی ہے اور اب وہ یہ امانت ابّو کے حوالے کرتے ہیں نیز فرمایا کہ اس کے لوٹنے والے بہت ہیں۔ ابو نے بھی ان مسودوں کی بھرپور حفاظت کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر ابو نے یہ جماعتی امانت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو سونپ دی۔

ابّو قرآن مجید کو کثرت سے پڑھتے، بہت غور فکر کرتے اور ہمیں بھی توجہ دلاتے۔ وہ اکثر کہتے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور سائنس اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہو سکتا۔ جب بھی کوئی قرآنی آیت کے معارف و معانی انہیں سمجھ میں آتے وہ خلیفہ وقت کو لکھتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بہت سے ایسے خوشنودی کے خط ہیں۔ ابو قرآن مجید پر غور کر کے اپنی scientific research کرتے۔ نیز قرآن مجید کے تمام احکامات کے اوپر غور و فکر کرتے اور توجہ دلاتے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا انہیں بہت پسند تھا۔ تنخواہ ملنے پر پہلے اپنا چندہ ادا کرتے اور بعد میں امی کو گھر کا خرچ دیتے۔ ہر کسی کی حتیٰ المقدور مدد کرتے۔ کثرت سے لٹریچر خریدتے اور اُسے لائبریریز میں رکھواتے۔ تبلیغ کا ایک جنون تھا۔ وقف عارضی پر اکثر جایا کرتے تھے۔ اب بھی صوبہ آندھرا پردیش کے بعض علاقوں کے لوگ انہیں بے حد یاد کرتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض ابّو کی نماز جنازہ میں بھی شریک ہوئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق اور خلافت و نظام جماعت سے محبت و عقیدت:

ابّو کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حد درجہ عشق تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ و آپ کی آل نیز خلفائے کرام سے بے پناہ محبت و عشق تھا اور اپنی اولاد اور جماعت کے دل میں بھی یہ محبت پیدا کرنے کی جستجو میں رہتے۔ اور اپنے نمونہ سے بھی اسے پیش کرتے۔ خلیفہ وقت کی ہر بات پتھر کی لکیر ہوتی۔ اور اس وقت تک انہیں چین نہ آتا جب تک کہ وہ کام پورا نہ ہو جائے۔ جب بھی کوئی مضمون اسلام کے خلاف ان کی نظر سے گزرتا تو بے چین ہو جاتے اور اس کا فوری جواب دیتے۔ نظام جماعت کی اطاعت میں بہت کوشاں رہتے اور ہمیں توجہ دلاتے۔

ناظر اعلیٰ صاحب کو حضرت امیر صاحب کہہ کر مخاطب ہوتے۔ اور خود جا کر انہیں ملتے۔ اور ان کے ہر فرمان کی اطاعت کرتے۔ اپنی آخری بیماری میں ابّو بالکل نہیں چاہتے تھے کہ وہ امرتسر کے ہسپتال میں داخل ہوں لیکن حضرت امیر صاحب کی اطاعت میں وہ Escort ہسپتال امرتسر میں ICU میں داخل ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اپنی اولاد کو ہمیشہ خلیفہ وقت سے محبت و عقیدت کی تلقین کرتے اور فرماتے کہ زیادہ سے زیادہ خلیفہ وقت کی صحبت میں رہنا چاہئے نیز یہ کہ ہمیشہ تحفہ دے کر ملاقات کرنی چاہیئے اور پیٹھ کبھی نہیں دکھانی چاہئے اکثر توجہ دلاتے ہوئے کہتے کہ کیا اگر تمہارا باپ غریب الوطن ہوتا تو تم جا کر اسے نہیں ملتے کہتے تھے کہ مرکز وہی ہے جہاں خلیفہ وقت ہو اور اصل جلسہ سالانہ وہی ہے جس میں خلیفہ وقت موجود ہوں۔ U.K کے جلسہ سالانہ میں شرکت سے بہت خوش ہوتے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بے حد پیار کرتے اور اپنے عملی نمونہ سے اسے ظاہر کرتے۔ اطاعت نظام کے بہت پابند اور اپنے نمونہ سے اسے ظاہر کرتے۔ خاکسار کو جب پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح نے امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد مقرر فرمایا تو ابو سکندرآباد میں ہی تھے۔ امیر بننے پر ابو نے خاکسار کی اتنی عزت کی کہ خاکسار بیان سے قاصر ہے۔ نیز مجھے امیر صاحب کہہ کر مخاطب ہوتے۔ اور مجھے نماز پڑھانے کو کہتے۔ جس پر میں بہت شرمندہ ہوتا۔

Science کی تعلیم کا شوق:

ابو کو بچپن سے Astronomy کا بہت شوق تھا اور اکثر اپنے مکان کے terrace سے کائنات عالم کا مشاہدہ کرتے اور لطف اندوز ہوتے۔ ابو کے دادا حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحبؓ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ صالح محمد کو میں وقف کرنا چاہتا ہوں تو اس پر حضور نے فرمایا کہ یہ پڑھ رہا ہے اُسے پڑھنے دیں۔ یہ ہندوستان میں رہے۔ اسکی تربیت آپ اس طرح کریں کہ یہ ہندوؤں میں تبلیغ کرے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے نیز فرمایا کہ میں نے اپنا ایک بیٹا اس وادی غیر ذی ذرع میں بسا دیا ہے۔ اللہ کرے کہ آپ کی اولاد اور اسکی اولاد اس وسیع ملک کی با آدم ثابت ہو۔ اس حوالہ سے ابو ہمیشہ ہندوستان میں ہی رہے ہم بیٹوں کو بھی ہندوستان میں رہنے کی توجہ دلائی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاص دعاؤں کی بدولت ابو نے امریکہ کی چوٹی کی یونیورسٹی، Univercity of Chicago سے Scholarship کے ساتھ Astronomy میں Ph.D کی اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے مطابق ابو ہندوستان لوٹ آئے۔ ابو قرآن کریم کی آیات پر غور و فکر کرتے اور Research میں جٹے رہتے۔ یہ قرآن ہی کی عظمت ہے کہ ابو کی Research بہت مقبول ہوئی اور ابو کو اللہ تعالیٰ نے بڑے اعزازوں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کا سب سے بڑا Scientific Award، Meghnath Saha Award ابو کو دیا گیا۔ اپنی اولاد اور جماعت کو Science سیکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہتے۔ میری بہن نصرت شریف نے ان کی خواہش کے مطابق City university of Newyork سے Immunology میں Ph.D کی اور Post Doctrate Research کیا اور اب Pfizer International Boston میں Immunolgy & Inflamation Research میں مشغول ہیں۔ قارئین سے مؤدبانہ

درخواست دعا ہے کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں انسانیت کے لئے فائدہ مند Scientific Discovery کرنے کی توفیق دے اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی پیشگوئی کہ میرے ماننے والے علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے ان کے حق میں پوری ہو۔آمین۔ابونصرت کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور Scientist Daughter کہہ کر مخاطب ہوتے۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کی رؤیاء وخوابیں۔

ابوّ بیان کرتے تھے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی رویاء ابوّ کو بیان فرمائی اور فرمایا کہ اسے اپنے دل میں رکھنا۔نیز فرمایا کہ اللہ پر توکل رکھنا اللہ آپ کو کامیاب کرے گا۔حسب ارشاد ابو نے یہ رویا کبھی بیان نہیں کی۔میرے بھائی خالد احمد الہٰ دین بیان کرتے ہیں کہ ابو نے اس رؤیاء کے متعلق کچھ عرصہ قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو لکھا تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ابوّ کے بارہ میں رویاء دیکھی تھی کہ ابو کو بڑا علمی اعزاز ملا ہے۔جب ابوّ کو Megnath Saha award ملا تو ابوّ نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ حضور کی رویاء پوری ہوئی ہے جس پر حضور نے فرمایا کہ ابھی تعبیر نہ کریں۔میں نے اس سے بڑا اعزاز دیکھا ہے غالباً International نوعیت کا۔جب 1994ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ابو کو U.K جلسہ سالانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان چاند وسورج گرہن کی Centenary پر مدعو کیا اور حضور نے اپنی تقریر میں ابو کا خاص ذکر کیا اور ابوّ کی بہت عزت افزائی کی۔ابوّ نے حضور انور کی خدمت میں لکھا کہ حضور کی رویاء پوری ہوئی ہے تو حضور نے فرمایا ماشاء اللہ خوب تعبیر کی ہے۔جب ابو بیس برس کے تھے تو حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ صالح محمد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرسی پر بیٹھے ہیں۔جب حضور انور نے ازراہ شفقت ابو کو صدر صدر انجمن احمدیہ مقرر فرمایا تو یہ رؤیاء روز روشن کی طرح پوری ہوئی کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدر صدر انجمن احمدیہ کے پہلے صدر تھے۔حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحبؓ نے اپنی وفات سے چند ماہ قبل ابو کو سکندرآباد سے قادیان ہجرت کرنے کی تحریک کی جسے ابو نے قبول کیا اور وہ قادیان اپنے بیٹی داماد کے گھر منتقل ہو گئے۔بعدازیں انکے بھائی راشد الہٰ دین صاحب نے گھر بنایا اور بعد ازاں انکی بہن صدیقہ ساجد صاحبہ نے ایک Plot ابو کو تحفہ دیا۔اللہ ان دونوں کو جزائے خیر دے۔قادیان میں ابو کے داماد محمد رشید طارق صاحب اور بیٹی منصورہ نے ابو کی بہت خدمت کی جس پر خاکسار کو رشک آتا ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم دے۔

اولاد۔ ابو کی تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔

1۔خاکسار سلطان محمد الہٰ دین Mining Engineer۔اللہ کے فضل سے خاکسار کو تین مرتبہ امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد کی خدمات کرنے کا موقعہ ملا۔

2۔ ڈاکٹر مبارکہ نصرت PhD Immunology، Post Doctorate Inflammation Research، Pfizer International Research Scientist (New York)، Sec Tarbiyat (Boston)، اہلیہ مکرم ڈاکٹر کریم احمد شریف، Sec Taleem (New York)

3۔صالحہ عطیقہ، M.S.marriage counseling۔ Member of US Jamaat Marriage Counciling committe۔ اہلیہ ڈاکٹر محمود احمد قریشی President Connecticnt Jamaat US

4۔ ڈاکٹر منصورہ طارق ہومیو پیتھی ڈاکٹر سیکرٹری ناصرات قادیان ۔ Honorary Doctor Noor Hospital. اہلیہ محمد رشید طارق کارکن M.T.A قادیان۔

5۔خالد احمد الہٰ دین سابقہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکندرآباد۔اور حال ناظم صنعت وتجارت مجلس خدام الاحمدیہ قادیان۔

قارئین کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ابوّ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔اور ہم سب بھائی بہنوں کو ابو کے نقشِ قدم پر چلائے۔آمین۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

اظہار تعزیت

مکرم ومحترم صدر صاحب صدرانجمن احمدیہ پاکستان کا محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی وفات پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے نام ارسال کردہ اظہار تعزیت کا خط قارئین بدر کیلئے پیش ہے۔(مدیر)

مکرم محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان صدرانجمن احمدیہ بھارت، قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرم ومحترم صدر صاحب صدرانجمن احمدیہ بھارت جناب حافظ صالح محمد الہ دین کی وفات کے بارے میں علم ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ایک صاحب علم شخصیت تھے اوران کی تقاریر اور مضامین بڑے پرمغز اور عالمانہ ہوتے تھے۔اپنے دادا حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین رحمہ اللہ اور اپنے والد صاحب مرحوم کی طرح مکرم حافظ صاحب بھی جماعت کی خدمت کا بہت شوق رکھتے تھے اور قادیان آنے سے قبل بھی لمبا عرصہ حیدرآباد دکن میں سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہے۔خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اپنے قرب سے نوازے۔آمین۔

اراکین صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اور خاکسار اس غم میں آپ کے شریک ہیں۔اللہ تعالیٰ اس خلا کو جلدتر بہتر رنگ میں پورا فرمائے۔جوان کی وفات سے پیدا ہوا ہے۔

میری اور اراکین صدرانجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے مرحوم کے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں اور جملہ عزیزوں سے تعزیت کا اظہار فرماویں۔اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور اپنے بزرگ آباء کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ والسلام

خاکسار

دستخط: مرزا خورشید احمد

صدر صدرانجمن احمدیہ پاکستان

قرارداد تعزیت

بروفات محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدرانجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان کہ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدرانجمن احمدیہ قادیان آج مورخہ ۲۰ مارچ ۲۰۱۱ء صبح ۶:۳۰ بجے اسکارٹ ہاسپٹل امرتسر میں وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ ایک لمبا عرصہ صدرانجمن احمدیہ قادیان کے ممبر رہے۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات کے بعد آپ کو صدر صدرانجمن احمدیہ کے عہدہ سے سرفراز فرمایا۔آپ نے اپنے فرائض منصبی کو تاحیات نہایت عمدہ رنگ میں نبھایا۔

محترم حافظ صاحب مرحوم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف سکندرآباد کے پوتے اور محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب کے بیٹے اور حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کے داماد تھے۔سکندرآباد میں رہتے ہوئے لمبا عرصہ امیر جماعت سکندرآباد اور صوبائی امیر آندھرا پردیش کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے حافظ قرآن ہونے کے علاوہ دینی علوم میں اچھی دسترس رکھتے تھے اور صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار دُعا گو بزرگ تھے۔ہر کسی پر حسن ظن رکھنا اور کسی کے جذبات کو ادنیٰ سی ٹھیس پہنچانے سے بھی گریز کرنا آپ کا خاص وصف تھا۔آپ کو تبلیغ کا بیحد شوق تھا۔اس لئے اپنی آمد کا بیشتر حصہ تبلیغی اغراض میں صرف کیا کرتے تھے۔

آپ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے شعبہ فلکیات کے پروفیسر اور ڈائریکٹر تھے۔نیز دنیا کے سو منتخب سائنس دانوں میں مرحوم کا نام شمار ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے عظیم نشان سورج چاند گرہن پر کافی تحقیق کرتے رہے۔حتیٰ کے 1994ء میں اس نشان کے سو سال پورے ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ یوکے پر تقریر کرنے کا موقعہ مرحمت فرمایا تھا۔

مرحوم کی وفات سے جماعت میں اعلیٰ تعلیم یافتہ وجود کا خلاء شدت سے محسوس ہورہا ہے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب نصیب فرمائے۔

پیش ہوکر فیصلہ ہوا کہ اس قرارداد تعزیت کی نقول سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرحوم کے بیٹوں، بیٹیوں اور بھائی بہنوں کو ارسال کی جائیں۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر: 0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

قراردادِ تعزیت

از طرف مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

رپورٹ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت قادیان کہ محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدرانجمن احمدیہ قادیان مورخہ 20 مارچ 2011ء صبح 6:30 بجے اسکارٹ اسپتال میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ رجعون

بلانے والا ہے سب سے پیارا　　　　اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدرانجمن احمدیہ ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے موصوف حافظ قرآن، ایک عظیم سائنسدان، ماہر فلکیات ہونے کے ساتھ ساتھ ہندوستان و دنیا کے کئی اہم ترین شعبہ جات کی روح رواں تھے۔

محترم حافظ صاحب کی پیدائش مورخہ 3 مارچ 1931 بمقام سکندرآباد آندھرا پردیش ہوئی آپ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف سکندرآباد کے پوتے اور محترم سیٹھ علی محمد الہٰ دین صاحب کے بیٹے تھے۔ مشہور عالم اسلام واحمدیت حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب سے آپ کا رشتۂ دامادی تھا۔ آپ نے عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد سے M.Sc(Physics) اور Yerkes Observatory یونیورسٹی شکاگو امریکہ سے (Astronomy and Astrophysics) میں Ph.D کی ڈگری حاصل کی۔ آپ International Astronomical Union کے 1967 سے ممبر رہے اسی طرح Astronomical Society of India کے 1986-1988 میں نائب صدر، Plasma Science Society Of India، Indian Association for General Relativty and Gravitation اور Indian Association of Physics Teachers کے ممبر رہے ہیں۔

دنیا کی حکومتوں اور مشہور تعلیمی اداروں نے آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے اعزازی سندات اور انعامات کے لئے آپ کا انتخاب کیا۔ چنانچہ ☆1981ء میں U.G.C نئی دہلی کی جانب سے Dynamics of colliding and interacting galaxies کی فیلڈ میں خدمات کے لئے Meghnad Saha Award ☆امریکن بائیوگرافیکل انسٹی ٹیوٹ امریکہ کی جانب سے Man of the Year 2000 ☆انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سینٹر کیمبرج یو۔کے۔ کی جانب سے 2000 Outstanding People ☆Medal Friendship Fourm of India کی جانب سے 2006ء میں Bharat Excellence Award ☆امریکن بائیوگرافیکل انسٹی ٹیوٹ امریکہ کی طرف سے 500 Great Leaders Diploma ان انعامات کے علاوہ آپ کا شمار ☆ Biographical Dictionary of Indain Scientists,Rupa & Co. New Delhi India 2002 ☆ Great Minds fo the 21st Century,American Biographical Insitute,Releigh U.S.A 2003 ☆ International Dictionary Ofa International Biography,31st Edition International Biographical Center,Cambridge U.K. 2004 ☆ India Who's Who,INFA Publicaiton New Delhi India 2006 میں رہا ہے۔ موصوف ایک عرصہ تک جماعت احمدیہ سکندرآباد کے امیر کے طور پر خدمات بجالاتے رہے بعدہٗ آندھرا پردیش کے صوبائی امیر بھی رہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور کے حکم پر آپ مارچ 2007ء سے مستقل طور پر قادیان میں منتقل ہوئے۔ اور حضرت میاں صاحب مرحوم کی وفات پر آپ کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صدرانجمن احمدیہ بھارت۔ قادیان مقرر فرمایا حضور نے موصوف کے نام اپنے مکتوب میں فرمایا:

”آپ ایک لمبے عرصہ سے صدرانجمن احمدیہ قادیان کے ممبر چلے آرہے ہیں۔ میں بڑا سوچ سمجھ کر اور دعا کے ساتھ آپ کو صدر صدرانجمن احمدیہ قادیان مقرر کررہا ہوں۔ گو آپ وقف زندگی نہیں ہیں مگر میں اب امید کرتا ہوں کہ میری خواہش کے مطابق آپ اپنے آپ کو وقف سمجھتے ہوئے اس اہم ذمہ داری کو نبھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔“ (مکتوب سیدنا حضور انور 06-05-2007)

موصوف تاحیات اپنے آقا کی اطاعت میں حضور کی توقعات پر پورا اُترنے کے لئے تا دم زیست کوشاں رہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے عظیم نشان سورج چاند گرہن پر کافی تحقیق کرتے رہے حتیٰ کہ 1994ء میں اس نشان کے سو سال پورے ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہٗ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ U.K پر تقریر کرنے کا موقع عطا فرمایا نیز اس بارے میں مزید ریسرچ کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ جلسہ سالانہ قادیان پر بھی آپ کی ہر سال بالعموم توحید باری تعالیٰ کے عنوان پر تقریر ہوا کرتی تھی۔ 2010ء کے جلسہ پر بھی آپ کی تقریر رکھی گئی تھی لیکن کمزوری صحت کی بناء پر متبادل انتظام کیا گیا۔

آپ تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے، آپ کو قرآن مجید سے بے انتہا محبت تھی اور اپنے حفظ قرآن کے اعزاز کو دنیا کی دیگر سندات سے زیادہ محبوب رکھتے تھے۔ حق اللہ اور حق العباد کی پاسداری، غرباء و یتامیٰ پروری، حسنِ ظن محترم موصوف کا خاصہ تھا آپ عاجزی وانکساری اور حلم کی تصویر تھے۔ خلافت سے بے انتہا عشق رکھنے والے اور اطاعت وفرمانبرداری کے پیکر تھے۔

خاکسار مع جملہ ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت اس سانحۂ ارتحال پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور تمام خدام کو موصوف کے اوصاف حمیدہ کو اپنانے کی کوشش کرنے والا بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حافظ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پیار و مغفرت کا سلوک فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین۔

(منجانب: صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

قراردادِ تعزیت

بروفات محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدرانجمن احمدیہ قادیان

ازطرف: لجنہ اماء اللہ بھارت قادیان

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ بھارت محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر، صدرانجمن احمدیہ قادیان کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتی ہیں۔ آپ کی وفات نے ہمارے دلوں کو غمگین کردیا۔

آپ کی طبیعت تقریباً تین چار ماہ سے ناساز چلی آرہی تھی۔ ایک ہفتہ اسکارٹ ہسپتال میں زیر علاج رہے لیکن صحت میں کوئی افاقہ نہ ہوا اور مورخہ ۲۰ مارچ ۲۰۱۱ء کی صبح ۶:۲۰ پر ہسپتال میں ہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف سکندرآباد کے پوتے اور محترم سیٹھ علی محمد صاحب الہ دین کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام فیض النساء صاحبہ تھا۔ آپ کی پیدائش ۳ مارچ ۱۹۳۱ء کو بمقام سکندرآباد، آندھرا پردیش میں ہوئی۔ آپ کی شادی مورخہ ۷ مارچ ۱۹۵۸ء کو محترم فرحت اختر صاحبہ دختر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب سے ہوئی جو کہ سلسلہ احمدیہ کے مضبوط ستون او جید عالم تھے۔ محترمہ فرحت اختر صاحبہ بھی ایک لمبا عرصہ صدر لجنہ سکندرآباد کے عہدہ پر رہ کر خدمت دین کرتی رہیں۔

آپ نے ۲۰۰۷ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ارشاد پر قادیان میں مستقل طور پر رہائش اختیار کرلی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات کے بعد آپ کو صدر صدرانجمن احمدیہ مقرر فرمایا۔ آپ ایک لمبا عرصہ صدرانجمن احمدیہ کے ممبر کی حیثیت سے نیز سکندرآباد میں رہتے ہوئے ایک لمبا عرصہ صدر جماعت سکندرآباد صوبائی امیر آندھرا پردیش کے عہدوں پر رہ کر خدمت دینیہ بجا لاتے رہے۔

آپ خلافت سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تہجد گزار دعا گو بزرگ تھے۔ کوئی بھی آپ کو دعا کیلئے کہتا تو اس کا نام اپنی ڈائری میں لکھ لیتے اور یاد سے اس کے لئے دعا کرتے۔ آپ خاموش طبع نرم اور سادہ طبیعت کے مالک بے زرر انسان تھے۔ آپ کی سیرت کے اوصاف میں سے ایک خاص وصف جو نمایاں نظر آتا تھا وہ توکل علی اللہ تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ ۱۹۵۵ء میں آپ کی نوٹ بک پر یہ نصیحت لکھی تھی کہ ”اللہ پر توکل رکھو“ چنانچہ آپ نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ پر توکل کیا۔ عاجزی اور انکساری بھی آپ میں نمایاں پائی جاتی تھی۔

آپ حافظ قرآن تھے۔ بچپن سے ہی آپ کو قرآن مجید سے محبت تھی اور خود قرآن مجید حفظ کرنا شروع کردیا تھا۔ آپ عالم دین تھے۔ ہر سال جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر آپ کی تقریر بعنوان ہستی باری تعالیٰ ہوا کرتی تھی جس کو آپ منفرد انداز میں پیش کرتے تھے۔ سننے والے بہت متاثر ہوا کرتے۔ آپ ہر وقت تبلیغ کے لئے کوشاں رہتے۔ آپ نے اپنے تمام جاننے والوں سے رابطے بنائے اور اپنا ای میل بنایا اسے چیک کرواتے اور سب کو ای میل کرتے قادیان آنے کی دعوت دیتے۔ باوجود ضعیفی کے دہلی میں سائنسدانوں کی میٹنگ میں صرف اسی غرض سے تشریف لے گئے کہ ان سے رابطے ہوں گے اور ان کو جماعت کا لٹریچر دیا۔

آپ واق زندگی نہیں تھے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں اپنے آپ کو وقف کرنے کی درخواست کی اور حضور کی اجازت سے آپنے خود کو جماعت کیلئے وقف کردیا اور اپنی ساری زندگی میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اور واقفین کی طرح زندگی بسر کی۔

آپ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے شعبہ فلکیات کے پروفیسر اور ڈائریکٹر تھے۔ آپ مشہور سائنسدان تھے دنیا کے مشہور تعلیمی ادارے آپ کو لیکچر کے لئے بلوایا کرتے تھے اور آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے کئی اعزازی سندات وانعامات سے نوازا لیکن آپ کو ان اعزازات سے کوئی دلچسپی نہیں تھی بلکہ آپ کی زندگی کا محور قرآن مجید تھا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے عظیم الشان نشان سورج چاند گرہن پر کافی تحقیق کرتے

رہے۔ ۱۹۹۴ء میں اس نشان کی جوبلی پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جلسہ سالانہ یوکے پر تقریر کرنے کا موقعہ مرحمت فرمایا۔اس کے بعد جب بھی کوئی اس نشان پر نیا اعتراض کیا جاتا آپ ہمیشہ اس کا تحقیقی جواب دیتے رہے۔

آپ دین و دنیا دونوں میں عروج پر تھے۔آپ کی وفات سے جماعت میں ایک خلاء پیدا ہوگیا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کی طرح کے سلسلہ احمدیہ کو بے شمار وجود عطا فرمائے جو آپ کی کمی کو پورا کرنے والے بنیں

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کے درجات بہت بلند کرے آپ کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرے کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے آپ کے پسماندگان کو صبر عطا کرے۔آمین۔

پیش ہوکر فیصلہ ہوا کہ قرارداد تعزیت کی نقول حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مرحوم کے بیٹوں، بیٹیوں، بہنوں اور بھائیوں کو بھجوائی جائیں۔(صدر لجنہ اماءاللہ بھارت)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر6339: میں مبارک احمد خان ولد رفیق احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.9.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :رفیق احمد خان العبد:مبارک احمد خان گواہ :قاضی شاہد احمد

مسل نمبر:6340 مَیں ٹی زہیمہ شہاب زوجہ ایم شہاب الدین قوم احمدی مسلمان عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کڈلائی ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.9.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: سونے کا ہار کنگن وغیرہ ساڑھے آٹھ گرام قیمت 110500۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :عثمان ایم پی الامۃ:ٹی زہیمہ شہاب گواہ :کے وائی شمس الدین

مسل نمبر:6341 مَیں شبنم شمیم زوجہ شمیم احمد قوم احمدی مسلمان عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن کڈلائی ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ جائیداد: طلائی زیورات سونے کا ہار چار عدد۔کنگن ۱۴ انگوٹھی ۶ عدد، پازیب ایک عدد کل 34 گرام قیمت -/4,4200 روپے۔حق مہر 2,00000 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 250 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :شمیم احمد العبد:شبنم شمیم گواہ :کے وائی شمس الدین

مسل نمبر6342: میں نصرت جہاں زوجہ وسیم احمد عظیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18/9/09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ طلائی زیورات کل 27 گرام قیمت 34000 روپے۔زیور چاندی کے 2500 روپے۔مہر -/25000 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :وسیم احمد عظیم الامۃ:نصرت جہاں گواہ :بشیر الدین

مسل نمبر:6327 مَیں شیخ جبار الدین ولد سمیر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر 65 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن قاضی سیاہی ڈاکخانہ تاراکوٹ ضلع جاجپور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ 2800 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :شیخ اسلام الدین العبد:شیخ جبار الدین گواہ :شیخ علاؤالدین

وصیت نمبر20686: مَیں طیبہ خاتون زوجہ شیخ محمد جمال قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن دھواں ساہی ڈاکخانہ رائی سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی ور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :رئیس الدین احمد خان الامۃ:طیبہ خاتون گواہ قاری نواب احمد

وصیت نمبر20718: مَیں عبدالقادِر ولد نبی صاحب نیاز قوم احمدی مسلمان پیشہ وکالت عمر 73 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن ممبئ ڈاکخانہ کلو ضلع تھانے صوبہ مہاراشٹر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔فلیٹ نمبر 19 چوتھا مالہ۔شون اپارٹمنٹ کلون دیوی روڈ نیوفش مارکیٹ قیمت چالیس لاکھ روپے۔میرا گزارہ آمد از وکالت سالانہ 1,40,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :پرویز احمد العبد:عبدالقادر گواہ :زاہد الرحمٰن خان

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/
9438332026/943738063

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر۔سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔کراچی۔فون 629443

مکرم ومحترم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب مرحوم ومغفور

صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی وفات پر ملکی اخبارات کے تبصرے

روزنامہ دینک بھاسکر جالندھر

روزنامہ دینک بھاسکر مورخہ ۲۲ مارچ ۲۰۱۱ء صفحہ ۴ کی اشاعت میں لکھتا ہے:

بھارت نے کھودیا مشہور ماہر فلکیات

ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب کی وفات پر احمدیہ مسلم جماعت نے اظہار افسوس کیا

بھاسکر نیوز قادیان: احمدیہ مسلم جماعت کے صدر اور سائنسدان ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان مورخہ ۲۰؍ مارچ کو امرتسر کے اسکارٹ ہسپتال میں وفات پاگئے۔ یہ جانکاری ناظر امور عامہ قادیان محترم محمد نسیم خان صاحب نے ایک پریس کانفرنس کے دوران دی۔ جماعت احمدیہ نے ڈاکٹر محمد کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کیا اور ان کے پسماندگان سے افسوس کا اظہار کیا۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان، انجمن تحریک جدید و انجمن وقف جدید نے اس غم کے موقعہ پر قراردادیں پاس کیں۔ ڈاکٹر محمد کی رات ۹:۳۰ پر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ ناظر اعلیٰ محترم محمد انعام غوری صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں دو ہزار سے زیادہ لوگوں اور بھارت کی مختلف جماعتوں نے شرکت کی۔

100 مشہور ماہر فلکیات میں آپ کا شمار:

ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب ۱۹۳۱ء میں حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام علی محمد الہ دین تھا۔ آپ نے مذہبی اور دنیاوی دونوں تعلیمیں حاصل کیں۔ آپ نے شکاگو یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد آپ حیدرآباد کی عثمانیہ یونیورسٹی سے جڑ گئے۔ ۱۹۵۵ء سے لیکر ۱۹۹۱ء تک آپ عثمانیہ یونیورسٹی میں لیکچرار، ریڈر، پروفیسر کے طور پر کام کرتے رہے۔ آپ عثمانیہ یونیورسٹی کے ایڈوانس اسٹڈی سینٹر کے ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز رہے۔ دنیا کے ۱۰۰ مشہور سائنس دانوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ آپ نے ۵۰ سے زیادہ ریسرچ پیپر شائع کئے۔ آپ کی سب سے بڑی ریسرچ ۱۸۹۶ء میں ہونے والے چاند اور سورج گرہن پر مشتمل تھی۔

ان عہدوں اور اعزازوں سے نوازے گئے:

ڈاکٹر محمد کا تعلق بھارت اور دوسرے دیشوں سے متعلقہ کئی کمیٹیوں جیسے بین الاقوامی ایسٹرونومیکل یونین کی بھارتیہ ایسٹرونومیکل سوسائٹی، بھارتیہ پلازمہ سائنس سوسائٹی، بھارتیہ ایسوسی ایشن فار جنرل ریلیٹوٹی اینڈ گریوٹی، اور فزکس اساتذہ وغیرہ سے تھا۔

آپ کی خدمات کو دیکھتے ہوئے یو جی سی کی طرف سے میگھند ساہا ایوارڈ، امریکی بائیوگرافیکل انسٹی چیوٹ U.S.A ۱۹۸۱ مین آف دی ایئر، آؤٹ اسٹینڈنگ پیپلز میڈل، بین الاقوامی جوگرافیکل سینٹر کیمبرج یوکے ۲۰۰۳، بھارت ایکسلینس ایوارڈ، پانچ صد گریٹ لیڈرز ڈپلومہ، امریکن جوگرافیکل انسٹی چیوٹ یو ایس اے ۲۰۰۸ وغیرہ سے نوازا گیا۔ ایک طرف جہاں آپ کی دنیاوی خدمات کی تعریف کی جاتی ہے وہیں دوسری طرف آپ کے ذریعہ لکھی گئی کتابوں کی لمبی فہرست ہے۔ ڈاکٹر محمد کئی سالوں تک احمدیہ مسلم جماعت سکندرآباد کے صدر رہے۔ سال ۲۰۰۷ سے اپنی وفات تک صدر صدر انجمن احمدیہ کے عہدے پر فائز رہے۔‘‘

روزنامہ اجیت جالندھر

روزنامہ اجیت جالندھر مورخہ ۲۲ مارچ ۲۰۱۱ صفحہ نمبر ۱۳ میں لکھتا ہے:۔

ڈاکٹر صالح محمد الہ دین کی قادیان میں وفات

’’قادیان ۲۱ مارچ (طارق احمد) بھارت کے صدر مملکت کے تعلیمی صلاح کار اور فلکیات کے سائنس دان ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین کل ایک مختصر سی علالت کے بعد وفات پاگئے۔ ۸۰ سالہ سائنس دان جو کہ حیدرآباد کی عثمانیہ یونیورسٹی میں ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ رہ چکے ہیں، نے شکاگو یونیورسٹی سے ۱۹۶۲ میں پی ایچ ڈی کی۔ آپ ۱۹۶۰ سے ۱۹۶۳ء تک امریکہ میں ریسرچ اسسٹنٹ کے طور پر کام کرتے رہے۔ آپ عثمانیہ یونیورسٹی کے شعبہ فلکیات کے چیئرمین کے طور پر کئی سال تک کام کرتے رہے۔ آپ کئی ملکی اور بین الاقوامی بورڈوں کے ممبر بھی رہے۔ آپ نے بے شمار ملکی اور بین الاقوامی اعزازات بھی حاصل کئے۔ آپ نے آخری سانس کل صبح امرتسر کے اسکارٹ اسپتال میں لیا۔ آپ احمدیہ مسلم جماعت بھارت کے صدر انجمن احمدیہ کے صدر تھے۔ رات ساڑھے نو بجے بھاری تعداد میں اہلیان شہر کی موجودگی میں آپ کی نمازِ جنازہ جماعت احمدیہ بھارت کے چیف سیکرٹری مولانا محمد انعام غوری نے بہشتی مقبرہ قادیان میں پڑھائی۔ اس کے بعد آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر دُعا کرائی گئی۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔‘‘

روزنامہ سچ دی پٹاری بٹالہ:

اخبار سچ دی پٹاری (بٹالہ) مورخہ ۲۲ مارچ ۲۰۱۱ کی اشاعت میں لکھتا ہے:

ماہر سائنس دان ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب کی قادیان میں وفات

’’قادیان ۲۱؍ مارچ (تاری) بھارت کے صدر کے تعلیمی صلاحکار اور ایسٹرونومی کے ماہر سائنس دان ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی کل ایک مختصر سی علالت کے بعد وفات ہوگئی۔ ۸۰ سالہ سائنسدان جو کہ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے ایسٹرونومی ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ کے طور پر کئی سال کام کر چکے ہیں نے شکاگو یونیورسٹی سے ۱۹۶۳ میں ایسٹرونومی اور ایسٹروفیزکس میں P.hd کی۔ آپ ۱۹۶۰ سے ۱۹۶۳ تک امریکہ میں ریسرچ اسسٹنٹ کے طور پر کام کرتے رہے۔ آپ نے ایسٹرونومی اسٹڈیز عثمانیہ یونیورسٹی کے چیئرمین کے طور پر کئی سال کام کیا۔

آپ کے ۵۰ کے قریب ریسرچ پیپر اور ریویوز چھپ چکے ہیں۔ آپ کئی قومی اور بین الاقوامی بورڈز کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔ ۱۹۸۱ میں آپ کو دہلی میں U.G.C کی طرف سے میگھا نند ساہا ایوارڈ سے نوازا گیا۔ سن ۲۰۰۰ میں آپ کو امریکہ کے بایوگرافیکل انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے مین آف دی ایر کا خطاب دیا گیا۔ ۲۰۰۳ میں U.K کی جانب سے اعلیٰ قابلیت کی شخصیت کا خطاب دیا گیا۔ ۲۰۰۶ء میں آپ کو فرینڈشپ فارم انڈیا کی جانب سے بھارت ایکسیلینس کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ۲۰۰۸ء میں آپ کو ۵۰۰ ڈپلومہ لیڈرز کے طور پر امریکہ کی جانب سے دوبارہ نوازا گیا۔ اسی طرح امریکہ کی طرف سے اکیسویں صدی کے گریٹ مائنڈز کا اعزاز دیا گیا۔ آپ کا نام ملک کی مشہور ہستی کے طور پر کئی جگہوں سے شائع ہو چکا ہے۔ آپ نے آخری سانس امرتسر کے اسکارٹ ہسپتال میں لیا۔ جب آپ کی نعش کو قادیان لایا گیا تو سارا ماحول غمگین ہوگیا۔ آپ احمدیہ جماعت کے صدر انجمن احمدیہ کے پریزیڈنٹ تھے۔ رات ساڑھے نو بجے اہلیان شہر کی ایک بڑی تعداد کی موجودگی میں آپ کی نماز جنازہ ناظر اعلیٰ مولانا محمد انعام غوری صاحب نے بہشتی مقبرہ قادیان میں پڑھائی اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔‘‘

روزنامہ دینک جاگرن جالندھر

دینک جاگرن جالندھر مورخہ ۲۳ مارچ ۲۰۱۱ صفحہ 4 کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

صدر مملکت کے سابق تعلیمی صلاحکار ڈاکٹر صالح محمد الہ دین کی وفات

’’کرشن احمد، قادیان (گورداسپور) پانڈیچیری یونیورسٹی میں سابق صدر مملکت عبدالکلام آزاد کے سابق تعلیمی صلاحکار و فلکیات کے سائنسدان ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین کی سوموار کو وفات ہوگئی۔ وہ لمبے وقت سے بیمار چل رہے تھے۔ اور قادیان میں رہ رہے تھے۔ بیماری کی وجہ سے انہیں سوموار امرتسر کے اسکارٹ ہسپتال میں داخل کروایا گیا تھا۔ جہاں انکی وفات ہوگئی۔ انکی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔ آپ صدر انجمن احمدیہ کے صدر تھے۔ ۸۰ سالہ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد میں فلکیات کے شعبے کے صدر کے طور پر کام کر چکے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۶۳ میں شکاگو یونیورسٹی سے ایسٹرونومی اور ایسٹروفزکس میں Ph.D کی۔ ۱۹۶۰ سے ۱۹۶۳ تک آپ امریکہ میں ریسرچ اسسٹنٹ کے طور پر کام کرتے رہے۔ آپ کئی ملکی اور بین الاقوامی بورڈز کے صدر بھی رہے ہیں۔‘‘

روزنامہ ہندسماچار جالندھر

روزنامہ ہندسماچار مورخہ ۲۵ مارچ ۲۰۱۱ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

مشہور سائنسدان ڈاکٹر صالح محمد الہ دین سپرد خاک

’’قادیان ۲۴ مارچ (لقمان) ہندوستان کے مشہور سائنسدان ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ بھارت مختصر علالت کے بعد امرتسر کے اسکارٹ ہسپتال میں وفات پاگئے۔ یہ جانکاری دیتے ہوئے مسلم جماعت احمدیہ بھارت کے ترجمان جناب محمد نسیم خان نے بتایا کہ آپ ۱۹۳۱ میں حیدرآباد میں پیدا ہوئے تھے اور حافظ قرآن تھے۔ ۱۹۶۳ میں انہوں نے شکاگو یونیورسٹی آف امریکہ سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر کے عثمانیہ یونیورسٹی کے شعبہ فلکیات میں بطور ریڈر، لیکچرار خدمات انجام دیں۔ آپ کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ، انجمن وقف جدید، انجمن تحریک جدید کے تمام ممبران اور کارکنان نے گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے مغفرت کی دعا کی ہے۔ ان کی نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں جماعت احمدیہ بھارت کے چیف سیکرٹری مولانا محمد انعام غوری نے پڑھائی۔ ان کی تدفین احمدیہ قبرستان بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں ہوئی۔‘‘

روزنامہ سب کی خبر نئی دھلی

روزنامہ سب کی خبرنئی دہلی اپنی 22 مارچ 2011ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

ڈاکٹر حافظ صالح کا علالت کی وجہ سے انتقال

”مقبول احمد قادیان۔صدر مملکت کے تعلیمی صلاحکار اور ایسٹرونومی کے مشہور سائنسدان ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب گزشتہ اتوار ایک مختصر سی علالت کے بعد وفات پاگئے۔۸۰ سالہ مرحوم الہ دین صاحب عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد میں شعبہ ایسٹرونومی کے صدر رہے۔آپ نے شکاگو یونیورسٹی سے ۱۹۶۳ میں Ph.D کی تھی۔ آپ نے اپنی زندگی میں 50 سے زیادہ مرتبہ مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالے پڑھے تھے۔U.G.C نے آپ کو ۱۹۸۱ میں میگھ نند ساہا ایوارڈ سے نوازا۔امریکن بایوگرافیکل انسٹی ٹیوٹ نے آپ کو سال ۲۰۰۰ کے مین آف دی ایئر ایوارڈ سے نوازا۔اتوار کو آپ کی وفات امرتسر کے اسکارٹ ہسپتال میں ہوئی۔مرحوم الہ دین احمدیہ مسلم جماعت بھارت کے صدر انجمن احمدیہ کے صدر تھے۔ان کی نماز جنازہ جماعت احمدیہ کے ناظر اعلیٰ مولانا محمد انعام غوری نے بہشتی مقبرہ قادیان میں پڑھائی اور وہیں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

روزنامہ پائینیر چنڈی گڑھ

روزنامہ The Pioneer اپنی 24 مارچ 2011ء چنڈی گڑھ کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

President of Ahmadiyya Muslim Community Hafiz Dead

"Manan Saini/ Gurdaspur President of Ahmadiyya Muslim Community of India Chapter and Famous Indian Scientist Dr. Hafiz Saleh Mumammad A due to critical illness he was admitted in Escorts hospital, Amritsar where he died.

It was declared by Tanvir Ahmad, the president of Press Committee of Ahmadiyya of Qadian. While describing his famous Astronomer was born in Hyderabad 1931. Hafiz Completed his Ph.D in 1963 from Chicago University in the US and joined as a professor in Osmania University director of centre of Advanced Study in Astonomy.

Tanvir Said that he was among the famous 100 Astronomers of the world and served as the educational advisor to so books, penned hundreds of articales and published more than 50 research papers

روزنامہ نیوز پوائنٹ جموں توی

روزنامہ News Point اپنی 22 مارچ 2011ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

Indian Scientist Dr. Hafiz Saleh Muhammad Alladin expires at Qadian

News Bureau Amritsar March 21

President of Ahmadiyya Muslim Community of India chapter famous Indian scientist Dr. Hafiz Saleh Muhammad Alladin expired last night after brief illness at the age of 80.

It was declared in a press release by Mohammad Naseem khan spoksman of Ahmadiyya Muslim Community India.

Famous Astronomer was born in Hyderabad (India) in 1931 in 1963 he had complted Ph.D from Chicago University in U.S.A. He then joined as professor in Osmania University of Hyderabad and was elected as the director in centre of Advanced study in Astronomy, Osmania University Hyderabad in India. He was among the famous 100 Astronomers of the world.

He published more than 50 research papers. His famous research was on the Solar/ Lunar Eclipse of 1894 and has remained in different famous committees like International Astronomical Union , Astronomical Society of India, and Indian Association for General Relativity and Gravitation, Indian Association of Physics Teachers. He was awarded with Meghnad Saha Award 1981 from UGC New Delhi, Man of the year 2000 American Biographical Center cambridge UK 2003, Bharat Excellence Award, Friendship forum of India, 2006, 500 Great Leaders Diploma, American Biographical Institute U.S.A. 2008.

At present he was the president of Ahmadiyya Community India Chapter. On 20th March he expired at Escort Hospital Amritsar & brought and his last rites were performed in Qadian District Gurdaspur Punjab at 21:30 hrs where thousands of people from all over the India Participated.

ملکی رپورٹیں

جلسہ سیرۃ النبی ؐ مسعود پور سرکل حصار ہریانہ

مورخہ ۲۰ فروری ۲۰۱۱ء بمقام جماعت احمدیہ مسعود پور سرکل حصار صوبہ ہریانہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ زیر صدارت محترم صغیر احمد صاحب طاہر نائب ناظر دعوۃ الی اللہ منعقد ہوا۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔پہلی تقریر مکرم طاہر احمد صاحب طارق مبلغ انچارج نے کی اور دوسری تقریر مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرۃ پر روشنی ڈالتے ہوئے کی۔اس کے بعد آئے ہو جماعتوں کے صدر صاحبان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔آخر پر صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔اس موقعہ پر ایک فری میڈیکل کیمپ بھی لگایا گیا۔(سرکل انچارج حصار)

جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ ۱۹ فروی ۲۰۱۱ء کو جماعت احمدیہ کولکاتا کی طرف سے جلسہ سیرت النبی ﷺ منایا گیا۔یہ جلسہ احمدیہ مسجد کولکاتا میں بعد نماز مغرب وعشاء مکرم ومحترم جناب ماسٹر مشرق علی صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مجیب اللہ صاحب نے کی اس کے بعد ایک نظم مکرم سیف سیگل صاحب نے پڑھی۔پہلی تقریر مکرم ناصر خان صاحب کی اور دوسری تقریر مکرم عبدالحمید صاحب کی اور تیسری تقریر خاکسار کی ہوئی اس جلسہ میں افراد جماعت کے علاوہ غیر احمدی حضرات بھی شامل ہوئے تھے۔صدارتی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (ظہور الحق مبلغ سلسلہ کولکاتا)

تربیتی جلسہ بعنوان سیرت صحابہ ؓ

مورخہ ۲۳ر جنوری ۲۰۱۱ بعد نماز عصر احمدیہ مسجد ولسن گارڈن میں محترم امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت ایک جلسہ کا انعقاد ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم برکات احمد صاحب نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی سیرت پر کی۔دوسری تقریر مکرم محمد عبید اللہ صاحب قریشی سیکرٹری اصلاح وارشاد بنگلور نے کی۔ تیسری تقریر خاکسار نے سیرۃ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے موضوع پر کی۔

آخری تقریر محترم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج بنگلور نے صحابہ ؓ کی شخصیت کے بارے میں کی۔ صدارتی خطاب ودُعا کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔(طارق احمد۔نائب مبلغ سلسلہ بنگلور، کرناٹک)

رپورٹ جلسہ یوم مصلح موعودؓ

فیض آباد کالونی میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا۔اس کی صدارت محترم ڈاکٹر ممتاز الدین وانی نائب امیر سرینگر نے کی تلاوت کلام پاک اور نظم کے علاوہ تین مقررین نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(الطاف حسین نائک۔نائب مبلغ فیض آباد سرینگر)

ایک روزہ تربیتی کیمپ

مورخہ ۲۹ جنوری ۲۰۱۱ء کو محترم زونل امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق ایک روزہ تربیتی کیمپ بمقام تروپور منعقد کیا گیا اس میں جماعت احمدیہ تروپور کے احباب کرام کے علاوہ جماعت احمدیہ ایروڈی اور جماعت احمدیہ سلیم کے احباب بھی شریک ہوئے۔نماز تہجد اور نماز فجر اور درس اور ناشتہ کے بعد صبح گیارہ بجے زونل امیر صاحب کی صدارت میں پہلی نشست کا آغاز ہوا جس میں تلاوت ، حدیث اور نظم کے بعد مولوی امیر الدین صاحب نے تقریر کی۔اس کے بعد مکرم شمیم صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خصوصی تقریر کی۔ زونل امیر صاحب کے صدارتی خطاب اور صدر جماعت احمدیہ تروپور کی تقریر کے بعد نماز ظہر وعصر پڑھی گئی۔

آخری نشست میں مکرم مولوی کے محمد احمد صاحب نے تقریر کی۔مکرم صدر جماعت احمدیہ مکرم سلیم صاحب کی خصوصی تقریر اور اظہار تشکر کے بعد زونل امیر صاحب کی دعا کے ساتھ کیمپ کا اختتام ہوا۔

(ایم عبدالرحیم، صدر تریپور)

نماز جنازہ ودُعائے مغفرت

مکرم کے ایم ابراھیم صاحب جماعت احمدیہ آئراپورم کیرلہ ۲۷ جنوری ۲۰۱۱ء کو ۸۵ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم اِس جماعت کے پہلے صدر جماعت تھے۔ جماعت کے قیام کے سلسلہ میں سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔لیکن ایسے حالات میں ثابت قدمی کا نمونہ پیش کیا۔ خلافت اور نظامِ جماعت سے والہانہ عقیدت تھی۔نہایت مخلص، مہمان نواز، داعی الی اللہ اور دوسروں کے ساتھ شفقت اور پیار سے پیش آنے والے نیک فدائی بزرگ انسان تھے۔مرحوم کی نمازِ جنازہ وتدفین اُسی دن رات ۸ بجے ہوئی۔پسماندگان میں اہلیہ، تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔آمین۔ (صدر جماعت احمدیہ۔ارناکلم)

(بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور از صفحہ 16)

اس کے لئے خاص طور پر اہتمام کرنا چاہئے تا کہ دنیا کو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کا پتہ چلے قرآن کریم نے دشمنوں کے ساتھ انصاف اور والدین مساکین، ابن السبیل، پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی کی احسن تعلیم دی ہے۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ جب ہم اسلام اور قرآن کریم پر دشمن کے حملہ کو دیکھیں تو سب سے پہلے قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم پر عمل پیرا ہو جائیں۔ اور معاشرہ میں اس خوبصورت تعلیم کے پرچار کیلئے کوشاں ہو جائیں۔

حضور انور نے قرآن مجید کے ایک خادم مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی وفات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو قرآن کریم سے گہرا تعلق تھا۔ سائنس کو قرآن کریم کے تابع رکھا۔ آپ نمایاں خصوصیات کے حامل تھے عثمانیہ یونیورسٹی میں ایسٹرونومی ڈیپارٹمنٹ میں کام کیا۔ پچاس کے قریب ریسرچ پیپر شائع کئے۔ لیکن ان سب کے باوجود عاجزی انکساری انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان چاند سورج گرہن کے موضوع پر مختلف جگہ تقاریر کرنے کا موقعہ ملا جلسہ سالانہ ۲۰۰۹ء میں ہستی باری تعالیٰ فلکیات کی روشنی میں کے موضوع پر پُر معارف علمی تقریر کا موقع ملا۔ سائنسی مضامین کا قرآنی آیات سے استدلال کرنے کا خاص ملکہ تھا۔ کئی کتب لکھیں جن میں امام مہدی کے دو نشان چاند سورج گرہن ۔ ہمارا خدا وغیرہ مشہور ہیں۔ مختلف حیثیت سے جماعت کی خدمات کی توفیق ملی۔ صدر جماعت، صوبائی امیر، ممبر صدر انجمن احمدیہ۔ نیز صدر صدر انجمن احمدیہ عہدوں پر فائز رہے۔ اللہ تعالیٰ سے بڑا گہرا تعلق تھا۔ ہر مصیبت کے وقت دیگر تمام ذرائع کو چھوڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے خلافت کی کامل اطاعت اور بڑی جانثاری کا جذبہ تھا۔ واقفین زندگی کی خاص عزت و احترام کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

رپورٹ تربیتی جلسہ اجتماع اور تقریب آمین و بسم اللہ

الحمدللہ نہایت ہی پر امن ماحول میں سرکل یلبر گہ شمالی کرناٹک کے جماعت احمدیہ ہرے بنی مٹی میں مورخہ ۲۳ جنوری ۲۰۱۱ء بروز اتوار ایک تربیتی جلسہ اجتماع اطفال و ناصرات اور تقریب آمین و بسم اللہ منعقد کیا گیا۔ جس میں کل چار جماعتوں (مکربی۔ ہارڑا۔ میلاد۔ ہرے بنی مٹی) کے تقریباً ایک صد افراد نے شرکت کی۔ بعد دعا حاضرین جلسہ کیلئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ بعد نماز ظہر و عصر آئے ہوئے نزدیکی جماعتوں کے اطفال و ناصرات کا اجتماع منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن، نظم اور تقاریر کے مقابلے کروائے گئے۔ اس میں کل ۴ جماعتوں کے ۱۸ بچوں نے حصہ لیا۔ بعدہ مقابلہ میں حصہ لینے والے اطفال و ناصرات کو انعامات سے نوازہ گیا۔ بعدہ تقریب آمین و بسم اللہ منعقد ہوئی۔ (فضل الحق خان۔ سرکل انچارج یلبر گہ)

ایک احمدی طالب علم کا اعزاز و درخواست دُعا

عزیزم عدنان احمد ابن مکرم یاسین سلیم صاحب آف جماعت احمدیہ سکندرآباد اس وقت St. Andrews School سکندرآباد میں ۸ ویں کلاس انگریزی میڈیم کے طالب علم ہیں۔ عزیز اٹھلیٹ کے علاوہ فٹ بال کے بھی اچھے کھلاڑی ہیں اور اسکول کے کھلاڑی ہیں۔ اس اسکول کی ٹیم نے دو ٹورنامنٹ جیتے ایک John D'Souza Trophy اور دوسرا DC Inter School Football Cup جن میں عزیز کو کھیلنے کا موقعہ ملا ہے علاوہ ازیں قومی ٹورنامنٹ بنگلور میں بھی عزیز کو پانچ میچوں میں کھیلنے کا موقعہ ملا ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کے روشن مستقبل اور مزید ترقی کرنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار نور الدین سلیم، ناظم انصار اللہ برائے ورنگل زون)

اعلان ولادت و درخواست دعا

مورخہ ۱۳ فروری ۲۰۱۱ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دوسری دختر سے نوازا ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ''سیدہ ھبۃ الشکور'' تجویز فرمایا ہے۔ الحمدللہ کہ نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔ اور مکرم صاحب حسین صاحب آف ورنگل کی پوتی اور مکرم عبد الرؤوف صاحب وڈمان کی نواسی ہے۔ خاکسار کی بڑی دختر عزیزہ سیدہ امۃ النور بھی وقف نو میں شامل ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو بچیوں کو خادمہ دین و وطن بنائے۔ اور روشن مستقبل عطا کرے۔ آمین۔

(حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ سکندرآباد)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیزکے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	6-30
Repeat	جمعہ	رات	9-45
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	دوپہر	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	دوپہر	01-00

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہِ ھُدی Repeate'	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	شام	6-15

آؤ قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15
لقاء مع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

سوال وجواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال وجواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاء مع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال وجواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاء مع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال وجواب (فرنچ)	منگل	صبح	9-00
سوال وجواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	بُدھ	صبح	6-50
سوال وجواب	بدھ	صبح	9-15
سوال وجواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاء مع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطبہ جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال وجواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

خبروں کے اوقات

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

(M.T.A International)

کی ڈش لگانے کیلئے مندرجہ ذیل سیٹلائٹ سیٹنگ سے استفادہ کریں

Satellite : Asia Sat 3S
Position : 105.5 East degree
Frequency : 3.760 Mhz
Min Dish Size : 1.8 M Size
Polarisation : Horizontal
Symbol Rate : 26.00 Mbps
Fec : 7/8

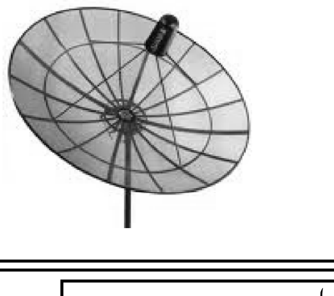

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز

پتہ: صرافہ بازار سیالکوٹ۔ پاکستان

طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-220757
Tel. : (0091) 1872-221702
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 7 April 2011 Issue No. 14

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

امریکن پادری کے قرآن مجید کو جلانے کی مذموم حرکت اور امام جماعت احمدیہ عالمگیر کی نصائح

مومن کا یہ ردعمل نہیں ہوتا کہ کسی کے سر کی قیمت لگا دو یا جلوس نکال کر توڑ پھوڑ کرو اور دشمن کے ہاتھ مضبوط کر دو،
بلکہ اصل ردعمل یہ ہے کہ قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم پیش کی جائے کہ دنیا خود ہی ایسی مکروہ حرکت کرنے والے پر لعن طعن کرے

ایک خادم قرآن ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کا ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25/ مارچ 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ط وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا o
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا o (بنی اسرائیل آیت:۴۲ و ۸۳)

(ترجمہ: اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں (آیات کو) بار بار بیان کیا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں بایں ہمہ یہ اُنہیں نفرت سے دور بھاگنے کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاتا۔

اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاتا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مخالفین اسلام کو قرآن کریم اور آنحضرتؐ کے خلاف اپنے دلوں کے بغض اور کینے نکالنے کا وبال اٹھتا رہتا ہے گذشتہ دنوں یہ خبر تھی اور مسلمان ممالک میں اس خبر کا بڑا ردّعمل تھا اور ہو رہا ہے کہ جب ایک بدقسمت امریکی پادری نے ستمبر ۲۰۱۰ء میں قرآن کریم کو جلانے کی باتیں کی تھیں۔ اُس وقت تو کسی دباؤ کے تحت یہ ظالمانہ کام وہ نہیں کر پایا لیکن دو دن پہلے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر قرآن کریم کو جلانے کی مذموم حرکت کی ہے۔ اور اپنے اس معاملہ کو اس طرح درست خیال کرتا ہے کہ 12 ممبران کی جیوری بنائی اور دفاع کے لئے ایک مسجد کے امام کو بھی بلایا اور ۶ گھنٹے بعد جیوری نے فیصلہ کیا کہ قرآن کریم نعوذ باللہ دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے اس کو جلانا چاہئے۔ خود ہی فریق اور خود ہی جج ہیں۔

بہرحال اس پادری کی امریکہ میں کوئی حیثیت نہیں ہے کہ بہت سارے ماننے والے ہوں چند سو لوگ شاید اس کے چرچ میں آنے والے ہیں سستی شہرت کے لئے ظالمانہ حرکت ہے اخباروں اور میڈیا نے اس کو ہوا دی ہے۔ بجائے امن کی کوشش کے فساد کی خبر دیتے ہیں تا خبر دنیا کی توجہ کھینچے اور چینل و اخبار کی مشہوری کا باعث ہو۔ لیکن اس کے باوجود اس خبر کو لوگوں کی طرف سے توجہ نہیں ملی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اس قسم کی ظالمانہ اور وحشیانہ حرکتیں ہمیشہ سے اسلام کے خلاف ہوتی رہی ہیں اور ایسی حرکت چند لوگ اپنے درمیان میں کر رہے ہوں یا پبلک میں، ایک حقیقی مومن کو اس کے علم میں آنے پر تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقی مومن کا یہ ردعمل نہیں ہوتا کہ کسی کے سر کی قیمت لگا دو یا جلوس نکال کر توڑ پھوڑ کرو اور دشمن کے ہاتھ مضبوط کر دو۔ بلکہ اصل ردعمل یہ ہے کہ قرآن کریم کی ایسی خوبصورت تعلیم پیش کی جائے اپنے قول سے، اپنے عمل سے، اپنے کردار سے، کہ دنیا خود ہی ایسی مکروہ حرکت کرنے والے پر لعن طعن کرے۔ جو اندھے ہیں ان کو قرآن کی شان نظر نہیں آتی اور نہ آ سکتی ہے ورنہ بعض منصف مزاج مختلف مذاہب کے ہندو، سکھ، عیسائیوں نے قرآن مجید کی تعریف کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ایک یوروپین مستشرق کا حوالہ پیش فرماتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت ﷺ کا غیروں کی نظر میں کیا مقام تھا اور قرآن کریم کی تعلیم کتنی خوبصورت ہے صرف یہی بدبخت پادری ہی نہیں بلکہ ایک اخباری کالم نویس نے لکھا ہے کہ مسلمان تو بُرے نہیں مگر قرآنی تعلیم شدت پسندی اور دہشت پسندی سکھاتی ہے تو یہ بھی دجال کی ایک چال ہے۔ نہ انہوں نے کبھی قرآن کریم پڑھا اور نہ دیکھا ہوگا صرف دلوں کے بغض اور کینے نکال رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم نے ان لوگوں کا نقشہ کھینچ دیا ہے ان لوگوں کا یہی حال ہے جو کفار کا ہے۔ قرآن کی ہر آیت جہاں حسین تعلیم دیتی ہے وہاں پیشگوئی بھی کرتی ہے پس ایسے لوگ اسلام کی دشمنی میں پیدا ہوتے رہیں گے باوجود واضح تعلیم کے اعتراض کرتے ہیں اور نہ صرف اعتراض کرتے ہیں بلکہ خوبصورت تعلیم جو مختلف صورتوں میں بیان ہوئی ہے اس سے نفرت کرتے ہیں اور دور ہٹتے جاتے ہیں قرآن مجید نے تو پہلے ہی اعلان فرما دیا ہے کہ هدی للمتقین یعنی یہ ہدایت اور خوبصورت تعلیم ہے جو سابقہ تعلیموں سے اعلیٰ ہے اور صرف تقویٰ والوں کو نظر آئے گی ہدایت انہی کو ملے گی جن کے دل میں خوف خدا ہوگا۔ پس یہ لوگ جتنی چاہے دریدہ دہنی کرتے رہیں۔ ہمیں اس کی فکر نہیں۔ اس دریدہ دہنی سے قرآن مجید کی تعلیم کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ قرآنی تعلیم کے اعلیٰ مقام کا اللہ تعالیٰ خود ذمہ دار ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ قرآن کریم بشارت ہے اور رحمت کا سامان ہے مومنین کے لئے اور تمہاری روحانی اور جسمانی بیماریوں کا بھی علاج ہے۔ قرآن کریم نے خود یہ بیان فرمایا ہے کہ سروں کی قیمت مقرر کرنے اور توڑ پھوڑ کرنے سے قرآن کی عزت قائم نہ ہوگی۔ بلکہ حقیقی مومن اپنے پر قرآن کریم کی تعلیم لاگو کر کے قرآن کی برتری ثابت کرنے والا ہوتا ہے۔ اس کی خوبصورت تعلیم دنیا کو دکھا کر حق اور باطل میں فرق ظاہر کریں پھر جب یہ تعلیم دنیا پر ظاہر ہوگی تو اللہ کی غالب تقدیر مومنین اور قرآن کی فتح کیلئے ظاہر ہوگی۔ دنیا کو اس کے بغیر اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ قرآن مجید کی تعلیم سے اپنی روحانی اور مادی ترقی کے سامان پیدا کریں۔ پس ہمیں خاص طور پر ان کے غلیظ ہتھکنڈوں سے فکر نہیں ہوتی ہم تو اس مسیح کے ماننے والے ہیں جس کے متعلق خاص طور پر قرآن مجید کی تعلیم پھیلانے کا ذکر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ جمعہ کی آیات کی روشنی میں بیان فرمایا کہ ایک پہلا دور تھا جب آنحضرت ﷺ کو اللہ نے مبعوث فرمایا اور آپؐ نے اس تعلیم کے ذریعہ دنیا کی انتہائی بگڑی ہوئی حالت میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ وہ لوگ جو جاہل اور جانوروں کے مشابہ تھے ان کو خوبصورت تعلیم کے ذریعہ پاک کیا۔ انہیں اس خوبصورت کتاب سے جو واحد الٰہی صحیفہ ہے روشناس کرایا جس سے جانوروں کی طرح زندگی گزارنے والے انسان بنے۔ پھر تعلیم یافتہ انسان بنے اور پھر تعلیم یافتہ سے باخدا انسان بنے۔ اس دور میں ہم پر اللہ نے احسان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو بھیجا ہے تاکہ قرآن مجید کی آیات کو پڑھ کر الٰہی نشانات سے ہمارے ایمان میں اضافہ کرے۔ ہماری زندگیوں کی صحیح رہنمائی کرتے ہوئے ہمیں پاک کرے۔ ہمیں اس الٰہی کتاب کی حقیقت اور اس کے اسرار سے آگاہ کرے۔ ہمیں بتائے کہ شفاء و رحمۃ للمؤمنین یہ کتاب کس طرح ہے۔ آخری شریعت کی تعلیم میں جو پر حکمت موتی پوشیدہ ہیں اس سے ہمیں آگاہی دیں۔ پس یہ احسان ہے جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر فرمایا ہے اور جو آج صرف اور صرف اس عظیم نبی کے غلام اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کو پوری کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا پر معارف اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دعویٰ پادریوں کا سراسر غلط ہے کہ قرآن توحید اور احکام میں نئی چیز کوئی نہیں لایا۔ بظاہر ایک نادان توراة کو دیکھ کر دھوکے میں پڑے گا کہ توراة میں احکام اور توحید بھی ہے مگر یہ دھوکہ اُسے لگے گا جس نے کلام الٰہی میں کبھی غور نہیں کیا۔ واضح ہو کہ کلام الٰہی کے سب رموز کا توریت میں ذکر نہیں قرآن ہمیں توحید اور معرفت کے واضح دلائل بیان فرماتا ہے۔

توریت میں صفات کاملہ کہیں پورے طور پر ذکر نہیں ایسا ہی توریت میں حقوق کے مدارج کو کمال تک نہیں پہنچایا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ ایک جھلک ہے جو زمانے کے امام نے قرآن کریم کی برتری کے بارے میں بتائی ہے۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں امام الزمان کو ماننے کی توفیق ملی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے ایک خطبہ میں جرمنی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں قرآن کی نمائش کی گئی بعض جگہ چرچ کے ہال بھی استعمال کئے گئے۔ یہ مثال دینے کا مقصد یہ تھا کہ دوسرے ممالک کی جماعتیں اس پر کام کریں مگر اس پر صحیح طور پر کام نہیں ہوا۔ مومن کا کام ہے کہ ہر محاذ پر نظر رکھے۔ قرآن کریم کی نمائش بڑے بڑے شہروں کے ہالوں میں کریں تو اس طرح میڈیا کی توجہ اس طرف ہوگی

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان